هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ۔ معاونین۔ عام حضرات۔ ششماہی۔ بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ۱/

منیجر: رشید احمد خاں

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۶

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۲۴ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بعزم سندھ بعد ظہر تین بجے بسواری موٹر مع حرم ثالث و صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سلمہ اللہ لاہور تشریف لے گئے۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ ۵ بجے شام کے قریب حضور بخیریت تمام لاہور پہنچ گئے۔ حضور کے ہمرکاب ملک صلاح الدین صاحب پرائیویٹ سکرٹری اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید و ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

(۳) تمام مقامی مدرسے تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ نصرت گرلز ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ بعد اختتام موسمی تعطیلات کھل گئے ہیں۔

(۴) سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

(۵) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی ایس ملتان سے بذریعہ کار تشریف لائے۔

"ضرورت ہے"

محبت اور عقیدت کے ترانوں کی ضرورت ہے
سراپا درد ہوں جو اُن فسانوں کی ضرورت ہے

جوانوں کے رگ و ریشہ میں خونی بجلیاں بھر دیں
ہمیں ان حشر پرور داستانوں کی ضرورت ہے

خدا کی راہ میں جو جان دینا آبرو جانیں
امیرِ وقت کو ایسے جوانوں کی ضرورت ہے

ہو جن کے ہر حرف میں انگبیں سے بڑھ کے شیرینی
ہمیں ان صاف گو رنگیں بیانوں کی ضرورت ہے

تموّل کے علاوہ۔ زہد و تقویٰ میں بھی افضل ہوں
ہمیں اہلِ دُوَل کے اُن گھرانوں کی ضرورت ہے

جو سینچیں خونِ دل سے گلستانِ احمدیّت کو
ہمیں اس وقت ایسے باغبانوں کی ضرورت ہے

اخوّت جن کا مسلک ہو حمیّت جن کا شیوہ ہو
خدا کے دِین کو اُن نوجوانوں کی ضرورت ہے

دعائیں جن کی ہوں ارض و سما کی قوتیں ثاقب
خدائے پاک کے ان راز دانوں کی ضرورت ہے

(ثاقب محمودی از زیرہ)

فاروق کی امدادی اپیل پر احباب کی توجہ

گذشتہ اشاعتوں میں جو خاکسار ایڈیٹر نے فاروق کے لئے نہایت آسان تجویز فوری امداد کے لئے پیش کی تھی۔ کہ جنگ کی وجہ سے کاغذ و مصارف چھپائی بڑھ رہے ہیں۔ کاغذ کی قیمت دو ہفتہ کے اندر دو چند ہو گئی ہے۔ آئندہ معلوم نہیں کیا ہوگا۔ اسلئے اگر موجودہ خریداران فاروق سال آئندہ کے چندہ میں سے آٹھ آنہ یا ایک روپیہ پیشگی عطا فرمائیں تو میں فاروق کے لئے کم از کم چھ ماہ کا کاغذ خرید لوں۔ یہ درخواست کوئی غیر معمولی نہیں تھی۔ جو کسی قسم کا بوجھ خریداران پر ڈالا گیا ہو۔ نیز میں نے التماس کی تھی۔ کہ ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک جدید خریدار عطا فرما دے۔ تو یہ جنگ کی مصیبت فاروق کے سر سے ٹل جائیگی۔ الحمدللہ۔ کہ تجویز اول پر تو احباب نے پوری توجہ فرمائی۔ بعض نے نہ صرف مطلوبہ رقم بلکہ سال ۱۹۴۰ء کا سالم چندہ ارسال کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ لیکن تجویز ثانی پر مطلق دھیان نہیں دیا۔ یہ دونوں تجویزیں قابل قبول ہیں۔ احباب ان پر فوری توجہ فرما کر ثواب حاصل کریں۔ اور جن دوستوں نے اب تک امداد نہیں دی۔ وہ بہت جلد عطا کریں۔ (ایڈیٹر)

دعائے مغفرت۔ برادرم مستری محمد اسماعیل چک ۱۳۳ ع ل کا شیر خوار بچہ ۱۹ ستمبر کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب والدین کے لئے صبر اور عطائے نعم البدل کی دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں تبلیغی لیکچر

حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب کا قیام کراچی تبلیغی لحاظ سے بہت بابرکت ثابت ہو رہا ہے۔ آپ نے تھیا سوفیکل سوسائٹی میں دو لیکچر حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت زرتشت علیہ السلام کے حالات پر دئے۔ اور نہایت عمدگی سے حاضرین تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ ۹ر ستمبر کو احمدیہ ہال میں پروفیسر کمار صاحب بی۔ اے کا لیکچر "قرآن کریم اور گیتا" پر ہؤا۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ اس زمانے کے کرشن حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ ۱۶ر ستمبر کو جناب نے احمدیہ لیکچر ہال میں "اپنے تجربات مغربی ممالک میں" کے موضوع پر نہایت شاندار تقریر فرمائی۔ آنریبل پیر الٰہی بخش صاحب وزیر تعلیم گورنمنٹ سندھ صدر تھے۔ آپ نے ابتدائی تقریر میں ثابت کیا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ سب سے بہتر حکومت ہے۔ اور اس لئے آپ نے حاضرین سے کہا۔ کہ وہ حکومت کی امداد کریں۔ تاکہ وہ موجودہ جنگ میں فتح حاصل کر سکے۔ اس کے بعد لندن اور امریکہ کے دلچسپ تبلیغی واقعات سنائے۔ آپ کا لہجہ ایسا تھا۔ جیسا کہ یورپین کا ہوتا ہے۔ حاضرین نے لیکچر کو بہت پسند کیا۔ اور آنریبل وزیر صاحب نے حضرت مفتی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ دوسرے روز مسٹر مالکر صاحب بی۔ اے نے آپ کو چائے پر بلایا۔ اور ۲ گھنٹے تک تبلیغی حالات سنتے رہے۔ کئی ایک معززین آپ سے ملنے آئے۔ اور مسرور اور متاثر ہو کر جاتے ہیں۔ احباب حضرت مفتی صاحب کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ آپ ۲۳ر ستمبر ۳۰ر ستمبر اور ۷ر اکتوبر کو بھی "سب سے بڑی شخصیت" "محاسن قرآن کریم" "صداقت مسیح موعود از روئے بائیبل" پر انگریزی میں لیکچر دیں گے۔ والسلام

خاکسار عبدالکریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی۔

فاروق۔ جماعت کراچی نے مفتی صاحب قبلہ کے لیکچروں کے لئے نہایت عمدہ انگریزی میں اشتہار اور پروگرام اور انگریزی کارڈ جن پر مفتی صاحب کی تصویر بھی سبز عمامہ کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ کثرت سے تقسیم کئے۔ اور سامعین میں معززین طبقہ کثرت سے شامل ہؤا۔

احمدیہ لائبریری تحریک جدید کراچی کو گرانٹ

جناب چیف آفیسر صاحب کراچی کارپوریشن نے پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ کراچی کو بذریعہ چٹھی نمبر جی 39/63 ڈی مورخہ ۱۸ر ستمبر ۱۹۳۹ء اطلاع دی ہے۔ کہ کارپوریشن کی سٹینڈنگ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۹ر ستمبر ۱۹۳۹ء میں احمدیہ لائبریری (جو تحریک جدید کے ماتحت دو سال سے کھلی ہوئی ہے) کو گرانٹ کے لئے رجسٹرڈ کیا ہے۔ (شکریہ)

تحریک جدید کا تار کا پتہ

اس سے قبل تحریک جدید کا رجسٹرڈ پتہ TAHR تھا۔ تاکہ بیرونی ممالک سے جو تاریں آئیں۔ وہ اس پتہ پر آسکیں لیکن اب معلوم ہؤا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے بیرونی ممالک کی تاریں پورے پتہ پر آئیں گی۔ اس لئے تحریک جدید کے رجسٹرڈ پتہ کی بجائے اب تار کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا

Incharge Tahriki Jadid
Qadian

تمام احباب اس امر کو نوٹ فرمالیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

خلافت جوبلی فنڈ

رقم مجوزہ تین لاکھ 300000/-/-

اب تک کے وعدے دو لاکھ اکاون ہزار پانچسو 251500

اب تک کی وصولی ایک لاکھ تہتر ہزار چھ سو پچیاسی 173685/-/- روپے۔

خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کو کامیاب بنانا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر فرد پر واجب ہے۔

جن دوستوں نے ابھی تک اس تحریک میں اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ انہیں جلد تر اپنے وعدوں کی رقم پوری ادا کر دینی چاہیئے۔ جن دوستوں نے ابھی اس فنڈ میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور انہیں ایک ماہ کی آمد داخل کر کے شکر نعمت کے

اس بے نظیر موقعہ میں شرکت کی سعادت حاصل کریں۔ جوبلی کی مبارک تقریب منانے میں صرف اڑھائی ماہ باقی ہیں۔ یاد رہے۔ کہ ایسے مبارک موقعے ہمیشہ نہیں آیا کرتے۔

ناظر بیت المال

چندہ جلسہ سالانہ کی جلد ادائیگی کیجائے تاخیر میں نقصان ہو رہا ہے

جنگ کے شروع ہو جانے کی وجہ سے چیزوں کے نرخ بڑھتے جا رہے ہیں۔ جس سے خواہ مخواہ اخراجات جلسہ سالانہ میں زیادتی ہوگی۔ اور جوں جوں اس چندہ کی ادائیگی میں تاخیر ہوگی۔ خرچ بھی زیادہ ہونے کا احتمال ہے۔ یوں بھی اس چندہ کی ادائیگی کی آخری مدت قریب آگئی ہے۔ لہٰذا احباب و عہدہ داران جماعت اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ تا جلسہ سالانہ کے انتظامات جلد سے جلد خاطر خواہ طور پر کئے جا سکیں۔ والسلام۔ (ناظر بیت المال)

تحریک جدید کے چندہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونیکا زریں موقعہ

یاد رکھو! ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ہے

اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسکی توفیق سے اکثر جماعتوں اور اکثر افراد نے اپنے وعدوں کو ۲۵ر ستمبر تک سو فی صدی پورا کرنے کی پوری جدوجہد کی۔ اور بفضل خدا وہ اس کوشش میں کامیاب ہوئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اکثر احباب کے خطوط اور زبانی گفتگو سے یہ پایا گیا ہے۔ کہ "تحریک جدید" کی "شاندار اہمیت" اور اس کے "اعلیٰ فوائد" کے پیش نظر تحریک جدید کے جہاد کبیر میں وعدہ کرنے والے ہر دوست نے کوشش کی۔ کہ اس کا چندہ تحریک جدید ۲۵ر ستمبر تک دربار خلافت میں سو فی صدی پورا ہو کر پیش ہو۔ کیونکہ یہ امر ہر دوست پر واضح ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "پانچہزاری والی پیشگوئی" کے پورا کرنے والوں میں وہی آسکتا ہے۔ جو "متواتر دس سال تک" اپنی قربانی کرتا گیا ہو۔ اور اب پانچواں سال قریب ختم کے ہے۔ اور پانچ سالہ لسٹ مکمل کی جا رہی ہے۔ اور یہ فہرست عنقریب اخبار میں نکلنے والی ہے۔ اس لئے بھی دوست کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وعدے جلد پورے ہو جائیں۔ مگر بعض احباب کہ ان کی آمد ان کے اخراجات کو پورا نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا۔ اگر ایک مہینہ کی مزید مہلت دیدی جائے۔ تو ہم بفضل خدا اپنے وعدوں کو ضرور پورا کر دیں گے۔ کیونکہ تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے میں تو ہمارا ذاتی فائدہ ہے۔ ایسے تمام افراد اور جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان دیا جاتا ہے۔ کہ حقیقتاً تحریک جدید کے چندے کی **آخری میعاد ۳۰ر نومبر ۱۹۳۹ء ہے**۔ اور ۲۵ر ستمبر کی تاریخ میں تو یہ خصوصیت تھی۔ کہ جو لوگ اس تاریخ تک پورا کریں گے۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا کے لئے پیش کر دئیے جائیں گے۔ (چنانچہ اس پر عملدرآمد کیا گیا)

پس جو لوگ اب تک باوجود جدوجہد کے پورا نہیں کر سکے۔ ان کو اپنی کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ **کیونکہ آخری تاریخ کا وقت جو ۳۰ر نومبر ہے وہ بالکل سر پر آپہنچا۔** وقت بہت کم ہے۔ دوستوں کو یہ بھول جانا چاہیئے۔ کہ خیر آخری مہینہ میں ادا کر لینگے۔ کیونکہ یہ آخری مہینہ بھی تو گذر رہا ہے۔ اس لئے ان کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا وہ تحریک جدید کے ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور ندامت کا شکار نہ ہوں۔ اور وعدہ کرنے والے حضور کے ارشاد ذیل کو مدنظر رکھیں۔ فرمایا۔

"یاد رکھو جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی۔ **جنہوں نے آج اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں بے توجہی** اور لاپرواہی اختیار کی ہوگی۔ ان کا کل ان کو اس نیکی کے راستہ سے اور زیادہ دور لے جانیوالا ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ ہی ان پر رحم کرے تو کرے۔ ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کی ایمانی حالت نہایت خطرناک ہوگی"۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ **مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل** ہونے کا موقعہ ہے"۔ "پس تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو۔ اور دن رات سلسلہ کے لئے قربانیاں کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی"۔ پس وعدہ کرنے والے کو جس کے وعدے کی رقم ابھی واجب الادا ہے۔ اسے بیدار ہو جانا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فاروق
جلد ۲ قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء نمبر ۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس اور موجودہ جنگ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

روس کا پولینڈ میں داخلہ

روس کا پولینڈ میں اپنی فوجیں بھیج دینا دنیا کے لئے حیرت کا موجب ہو رہا ہے۔ اور لوگوں میں اس کے متعلق مختلف قسم کے خیالات ہیں۔ اب تک کئی انگریز مدبر اور اخبارات مثلاً ڈیلی ٹیلیگراف جو موجودہ برسر اقتدار پارٹی کے خیالات کا نمائندہ اخبار ہے۔ یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ غالباً روس پولینڈ میں اسی وجہ سے داخل ہؤا ہے۔ کہ کہیں جرمنی پولینڈ میں بہت زیادہ اقتدار پیدا کر کے روسی فوائد کے لئے نقصان دہ ثابت نہ ہو۔

میرے نزدیک یہ رائے درست نہیں۔ اور جس قدر جلد مدبرین انگلستان اس رائے کو ترک کر دیں۔ اتنا ہی ان کے لئے سیاسی طور پر یہ امر مفید ہوگا۔ اور وہ اس کے ایک غلط احساس سے نکل کر اپنے ملک کی بہتر خدمت کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

پولینڈ کا جائے وقوع

جب ڈینزگ کا سوال پیدا ہؤا ہے۔ اور برطانیہ اور فرانس نے اسکی حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ میرے دل میں یہ خیال آیا تھا۔ کہ پولینڈ کا جائے وقوع ایسا ہے۔ کہ فرانس اور انگلستان اسکی کسی صورت میں مدد نہیں کر سکتے۔ نہ تو ان کی سرحدیں کسی طرف سے ان کے ممالک سے ملتی ہیں۔ اور نہ بحری راستہ ایسا ہے۔ کہ اس طرف سے انگلستان اسکی مدد کر سکے۔ پس چاہیئے کہ یہ طاقتیں روس کو ساتھ شامل کریں۔ تا کہ خشکی کی راہ سے اسکی مدد کر سکیں۔ چنانچہ جب انگریزوں اور فرانسیسیوں نے اس غرض سے روس سے گفتگو شروع کی۔ تو بشریت کے تقاضا کے ماتحت مجھے خوشی ہوئی۔ کہ میری رائے درست ثابت ہو رہی ہے۔ اور انگلستان اور فرانس کے مدبرین نے بھی اسکی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔

روس کی نیت میں فتور کا احساس

لیکن گفتگو جب لمبی ہوگئی۔ اور آخر یہ اعلان ہؤا۔ کہ چونکہ اصل معاہدہ میں دیر ہوگی۔ کیونکہ بعض اہم سوالات پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ اس لئے روس کا زور ہے۔ کہ ساتھ کے ساتھ سب ممالک کے جنگی افسر بھی تبادلۂ خیالات کرتے رہیں۔ تو اس اعلان کے ساتھ ہی میرے دل پر یہ امر روشن ہوگیا۔ کہ روس کی نیت اچھی نہیں۔ اور میرے دل پر اس امر کا اس قدر گہرا اثر تھا۔ کہ میرا میلان شدت سے اس طرف ہو رہا تھا کہ میں انگلستان کی وزارت خارجہ کو جس کے اتفاق سے اس وقت ہمارے ایک سابق وائسرائے جو مجھے جانتے ہیں۔ انچارج ہیں۔ مشورہ دوں۔ کہ وہ ہوشیار ہو جائیں۔ کہ روس کی نیت درست نہیں معلوم ہوتی۔ لیکن پھر میں نے خیال کیا۔ کہ ان لوگوں پر ہمارے مشورے اس قدر اثر نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ جائز طور پر خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں تو سب حالات معلوم ہیں۔ اور یہ پردہ میں ہیں۔ اسلئے یہ صحیح نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ اور ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ بعض بندوں کو اللہ تعالےٰ نور فراست بخشتا ہے۔ اور وہ بسا اوقات تھوڑے علم سے زیادہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

روس اور جرمنی در پردہ ملے ہوئے تھے

جو خیال اس وقت میرے دل میں آیا۔ یہ تھا۔ کہ جب معاہدہ کی تکمیل میں اہم روکیں موجود ہیں۔ تو پھر روس کو فوجی تبادلۂ خیالات پر زور دینے کی اس قدر ضرورت کیوں پیش آئی ہے فوجی تبادلۂ خیالات کی تو سیاسی معاہدہ کے بعد ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اس پر روس کے مطالبہ کی مختلف وجوہات میرے ذہن میں آئیں۔ اور آخر میرا دل اس خیال پر قائم ہوگیا۔ کہ در حقیقت روس اور جرمنی اندر سے ملے ہوئے ہیں۔ اور روس معاہدہ کی گفتگو کو جان کر لمبا کر رہا ہے۔ تا کہ جب چاہے۔ گفتگو کو بغیر اخلاقی الزام تلے آنے کے ختم کر دے۔ اور فوجی گفتگو سے اس کا منشا یہ ہے۔ کہ اسے معلوم ہو جائے۔ کہ پولینڈ کی حفاظت کے لئے انگلستان اور فرانس نے کیا تجویز سوچ رکھی ہے۔

پولینڈ کو امداد دینے میں انگلستان کو مشکلات

اس امر کا سمجھنا بہت سے ہندوستانیوں کے لئے مشکل ہوگا۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بہت سے گریجوایٹ تک بھی پولینڈ کے صحیح مقام سے ناواقف ہیں۔ اور بڑی بے تکلفی سے آج کل جرح کرتے رہتے ہیں۔ کہ انگلستان نے پولینڈ کی مدد کیوں نہیں کی۔ اور کیوں ایک بڑی فوج وہاں نہیں بھجوا دی۔ حالانکہ پولینڈ کے جائے وقوع کو مدنظر رکھتے ہوئے انگلستان اور فرانس کے لئے یہ ناممکن ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کرانے کے لئے میں ایک ناقص سا نقشہ دیتا ہوں جس سے معلوم ہو سکے۔ کہ حقیقت حال کیا ہے۔

اس نقشہ کو دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ انگلستان اور پولینڈ کے راستہ میں بحیرۂ شمالی اور بالٹک سی واقع ہیں۔ اور بحیرۂ شمالی سے بحیرۂ بالٹک تک جانے کے لئے راستہ ایک تنگ آبنائے سے گزرتا ہے۔ جو جزائر ڈنمارک اور سویڈن کے درمیان واقع ہے۔ جس کی اسی طرح جرمنی نگرانی کر سکتا ہے۔ جس طرح انگلستان فرانسیسی برطانوی آبنائے کی نگرانی کر سکتا ہے۔

بحیرۂ بالٹک پر جرمنی کا قبضہ

خصوصاً جب سے کہ جرمنی نے ڈنمارک کے نیچے سے کیل کی نہر نکال کر بحیرۂ شمالی اور بالٹک کو ملا دیا ہے۔ اس کے لئے یہ کام بہت زیادہ آسان ہوگیا ہے۔ کیونکہ پہلے جرمنی کو دونوں سمندروں میں جہازی بیڑے رکھنے ضروری تھے۔ اور ضرورت کے وقت ایک سمندر کا بیڑا دوسرے سمندر کے بیڑے کی مدد کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ لیکن سابق جرمن امپرر نے اس دقت کو دور کرنے کے لئے کیل کے مقام پر ایک نہر بنوا دی۔ جس کے راستہ سے جرمنی کا بیڑا چند گھنٹوں میں بحیرۂ شمالی سے بالٹک اور بالٹک سے بحیرۂ شمالی کی طرف جا سکتا ہے۔ اور اس طرح بالٹک پر جرمنی کا قبضہ بہت زیادہ مضبوط ہوگیا ہے پس سمندری سرنگوں اور اپنے بیڑے کی مدد سے انگلستان کے زبردست بیڑہ کے باوجود جرمنی اس قابل ہے۔ کہ انگلستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بالٹک میں کسی مؤثر کارروائی کرنے سے روک دے۔ پس پولینڈ جو بالٹک میں واقع ہے۔ اسکی مدد انگلستان عام حالات میں ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔ خصوصاً ان حالات میں کہ پولینڈ میں اپنا کوئی محفوظ بندرگاہ نہ تھا۔ اور ڈنزگ جرمنی کے اثر کے ماتحت تھا۔

اسکی امداد کی اور وہ بھی ناقص امداد کی یہی صورت ہو سکتی تھی۔ کہ انگلستان ترکی اور رومانیہ کے تعاون سے بحیرہ اسود کے ذریعہ سے اسلحہ کی امداد پولینڈ تک پہنچائے پولینڈ کے جنوب میں رومانیہ ہے۔ اور اس کے مشرق میں بحیرہ اسود ہے۔ اور اس کے جنوب اور جنوب مغرب میں ترکی کا علاقہ اور درۂ دانیال ہے۔ انگلستان نے رومانیہ اور ترکی سے معاہدات بھی کر لئے تھے۔ اس لئے جرمنی کے لئے یہ معلوم کرنا ضروری تھا۔ کہ انگلستان اور فرانس کی پولینڈ کی امداد کے بارہ میں کیا تجاویز ہیں۔ تاکہ ان کا پہلے سے توڑ سوچ لیا جائے۔

روس کی غرض برطانوی سکیم کو معلوم کرنا تھی

غرض جس وقت روس کی طرف سے فوجی تبادلۂ خیال پر زور دیا جانے لگا۔ اس مطالبہ کے نامناسب وقت پر پیش ہونے کی وجہ سے میرے دل میں بڑے زور سے یہ خیال پیدا ہؤا۔ کہ درحقیقت پولینڈ کے بارہ میں روس اور جرمنی میں خفیہ بات ہو چکی ہے۔ اور یہ فوجی افسران سے تبادلۂ خیالات کا اصرار محض برطانوی سکیم کے معلوم کرنے کی غرض سے ہے۔ کیونکہ جب باہمی فوجی تعاون کے بارہ میں گفتگو ہوتی ہے۔ تو سب پہلوؤں پر روشنی ڈالنی پڑتی ہے۔ اور بہت سی مخفی باتیں ظاہر کرنی پڑتی ہیں۔

روس کا پولینڈ میں فوجیں لانے پر اصرار

میرا یہ خیال یقین سے بدل گیا۔ جب یہ اعلان ہؤا۔ کہ روس نے اس امر پر زور دینا شروع کیا ہے۔ کہ اسکی فوجیں پولینڈ میں جا کر جرمنوں سے ضرور لڑیں گی۔ انگلستان۔ فرانس اور روس کسی اپنی غرض سے سمجھوتہ نہیں کر رہے تھے۔ ان کا سمجھوتہ ایک کمزور ملک کو زبردست ہمسائے سے بچانے کے لئے تھا۔ اگر وہ کمزور ملک ایک خاص حد تک امداد کو اپنے تحفظ کے لئے کافی سمجھتا تھا۔ تو مددگار کا اس امر پر اصرار کرنا کیا معنے رکھتا تھا۔ کہ میں تمہارے ملک میں فوجیں بھی ضرور لاؤں گا۔ ظاہر تھا۔ کہ روس کا یہ اصرار صرف اس غرض سے تھا۔ کہ روسی فوجیں پولینڈ میں داخل ہو کر جرمنی کے پولینڈ پر قبضہ کرنے کے بارہ میں ایسی سہولت پیدا کر دیں۔ کہ بغیر خون ریزی کے پولینڈ کی حکومت ختم ہو جائے۔

پس یہ اصرار پولینڈ کی امداد کے لئے نہ تھا۔ بلکہ بغیر جنگ کے اس پر قبضہ کرنے کے لئے تھا۔ جس کے بعد وہی کچھ ہونا تھا۔ جو اب ہو رہا ہے۔ یعنی پولینڈ کی تقسیم۔

میں سمجھتا ہوں۔ اس گفتگو میں پولینڈ کے انکار میں انگریز مدبرین نے جو اسکی تائید کی۔ وہ بہت معقول کام تھا۔ اور جب جرمنی اور روس کے معاہدہ کے امکانات پیدا ہونے پر (بہ ظاہر ورنہ مخفی طور پر میرے نزدیک تصفیہ پہلے سے ہو چکا تھا) انگلستان نے روس کو یہ دعوت دی۔ کہ اب پولینڈ روسی فوجوں کے پولینڈ میں داخلہ پر راضی ہو جائے گا۔ تو میرے نزدیک یہ وقتی جوش کا نتیجہ تھا۔ جس نے دماغ کے انفعال پذیر حصہ کو وقتی طور پر معطل کر دیا تھا۔ ورنہ یہ پیشکش گویا دشمن کے ہاتھ میں کھیلنے کے مترادف تھی۔ جسے وہ صرف اس لئے قبول نہ کر سکا۔ کہ وہ دوسرا قدم اٹھا چکا تھا۔

روس اور جرمنی کا خفیہ سمجھوتہ

خلاصۂ کلام یہ ہے۔ کہ میرے نزدیک روس اور جرمنی میں خفیہ سمجھوتہ دیر سے ہو چکا تھا۔ اور اس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ پہلے تو روس اتحادیوں سے مل کر پولینڈ میں اپنی فوجیں بھیجنے کی صورت پیدا کرے۔ اور اس طرح پولینڈ کی حکومت کو بغیر خون ریزی کے تباہ کر دیا جائے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو۔ تو پھر جرمنی اور روس اپنے خفیہ سمجھوتہ کو ظاہری معاہدہ کی صورت میں بدل دیں اور جرمنی پولینڈ پر حملہ کر دے۔ اگر مغربی طاقتیں دخل نہ دیں۔ تو فبہا۔ اگر وہ دخل دے دیں۔ تو جب جرمنی پولینڈ کو کچل ڈالے۔ تو بغیر دوسری اقوام سے اعلان جنگ کرنے کے روس اپنی فوجیں پولینڈ میں داخل کر دے۔ اور ملک کو حسب معاہدہ تقسیم کر دیا جائے۔

روس نے جرمنی کے حملہ کے ساتھ ہی کیوں حملہ نہ کیا؟

کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس تجویز کی کیا ضرورت تھی۔ کیوں نہ شروع سے ہی روس اور جرمنی نے مل کر پولینڈ پر حملہ کر دیا؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر ہٹلر نے اپنی کتاب

Meine Kampf

میں لکھا ہے۔ کہ سیاست میں بہترین حربہ طاقت نہیں۔ بلکہ رعب ہے۔ انگلستان اور فرانس پولینڈ کی تائید میں اس قدر بڑھ چکے تھے۔ کہ اگر جرمنی اور روس شروع میں ہی مل کر پولینڈ پر حملہ کر دیتے۔ تو اس امر کا ہرگز احتمال نہ تھا۔ کہ انگلستان اور فرانس ان کے اجتماع سے مرعوب ہو کر پولینڈ کی مدد نہ کرتے۔ نفسیاتی نقطہ کو مدنظر رکھتے ہوئے وقت انگلستان یا فرانس کے مرعوب ہونے کا ہرگز نہ تھا۔ اور ہر ہٹلر جو ماہر نفسیات ہے۔ اس امر کو خوب سمجھتا تھا۔ دوسرے پولینڈ کی تباہی سے پہلے کون کہہ سکتا تھا۔ کہ پولینڈ اس قدر جلد تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے اس نے روس سے یہ سمجھوتہ کیا۔ کہ وہ پہلے جنگ میں شامل نہ ہو۔ بلکہ جب جرمنی پولینڈ کو تباہ کر دے۔ تو وہ اپنا حصہ لینے کے لئے اپنی فوجیں داخل کر دے۔

جو شخص بھی انسانی دماغ کا صحیح مطالعہ کرنے والا ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ سب سے عمدہ موقعہ اپنے دشمن کو مرعوب کرنے کا وہ ہوتا ہے۔ جب دشمن پر یہ امر روشن ہو جائے۔ کہ جس کام کو میں کرنا چاہتا تھا۔ اس کا وقت تو گزر چکا ہے۔ اب کسی بڑی قربانی کو پیش کرنا صرف قوم کی جانوں اور ملک کی طاقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہوگا۔

پس جب ہٹلر پولینڈ کو فتح کرے۔ اس وقت اگر ایک اور بڑی طاقت جو بظاہر انگلستان اور فرانس کی دشمن نہیں۔ پولینڈ کی تقسیم میں حصہ دار ہو جاتی ہے۔ طبعاً انگلستان اور فرانس کے مدبرین کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ:۔

(۱) پولینڈ پر حملہ جرمنی نے کیا تھا۔

(۲) اس کے اصول ایسے جارحانہ ہیں۔ کہ ان کے خلاف ہمارے ملک میں سخت منافرت کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔

(۳) اگر وہ پولینڈ پر قبضہ کر لیتا۔ تو ہم جنگ کے بعد پولینڈ کو اس سے آزاد کرا دیتے۔

مگر اب صورتِ حالات مختلف ہے۔ پولینڈ کا ایک حصہ روس میں مل چکا ہے۔ اگر ہم جرمنی کو شکست بھی دے دیں۔ تو ہم پولینڈ کو آزاد نہیں کرا سکتے۔ کیا ان حالات میں لڑائی جاری رکھنی ضروری ہے؟ کیا بے تعلق دنیا اور اسکی حکومتیں اب ہمارے لڑائی کو جاری رکھنے کو ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھیں گی؟ پہلے ان کی ہمدردی ہمارے ساتھ اسلئے تھی۔ کہ ہم ایک کمزور ملک کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ جرمنی سے جنگ کر کے ہم پولینڈ کو آزاد نہیں کرا سکتے۔ وہ یہ خیال کریں گی۔ کہ ہماری جنگ پولینڈ کی آزادی کے لئے نہیں۔ بلکہ بعض اپنی اغراض کے لئے تھی۔ پولینڈ اب اسی صورت میں آزاد ہو سکتا ہے۔ کہ روس سے بھی جنگ کی جائے۔ مگر کیا روس سے جنگ کے لئے فرانس کے باشندے جس کا بہت سا حصہ روسیوں سے محبت رکھتا ہے۔ اور انگلستان کے باشندے جن کی ایک مقتدر سیاسی پارٹی ان سے ہمدردی رکھتی ہے۔ اسی جوش سے جنگ کے لئے تیار ہوں گے۔ جس طرح کہ وہ جرمنی کے خلاف جنگ کے لئے تیار تھے؟ کیا ان حالات میں یہی بہتر نہیں۔ کہ ہم یہ کہہ کر کہ چونکہ پولینڈ تباہ ہو چکا ہے۔ اور چونکہ اس کا ایک حصہ روس نے اپنے اندر شامل کر لیا ہے۔ اور چونکہ باوجود اس کے کہ ہم روس کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہیں۔ ہماری اس سے کوئی اصولی طور پر لڑائی نہیں۔ اور چونکہ یہ بہترین موقعہ ہے۔ کہ پولینڈ کی تقسیم کے وقت ہم اپنے رسوخ کو استعمال کر کے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ملک اور زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کر سکیں۔ ہم جنگ کو ختم کرتے ہیں۔

ہر ہٹلر کے زرخیز دماغ نے ان سب امور کو پہلے سے سوچا۔ اور روس سے سمجھوتہ کرتے وقت یہی فیصلہ کیا۔ کہ وہ شروع میں جنگ میں شامل نہ ہو۔ بلکہ اس وقت آ کر اپنے حصہ پر قبضہ کرے۔ جب ہٹلر پولینڈ کو تباہ کرے۔

کیا جرمنی سے صلح کر لی جائے گی

کہا جا سکتا ہے۔ کہ کیا یہ ضروری ہے۔ کہ اس صورت حالات سے انگلستان اور فرانس کی حکومتیں متاثر ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ خدا نہ کرے۔ کہ وہ متاثر ہوں۔ کیونکہ اس وقت ان کا جرمنی سے صلح کر لینا اپنی قوم سے بھی غداری ہوگا۔ اور دنیا سے بھی غداری ہوگا۔ مگر جب مدبرین آئندہ کے متعلق تجاویز سوچا کرتے ہیں۔ تو چونکہ آئندہ کا یقینی علم کسی انسان کو نہیں۔ وہ صرف یہ دیکھا کرتے ہیں۔ کہ امکان کس امر کا زیادہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ انگلستان اور فرانس کو مشکلات میں ڈالنے کا امکان اس میں کم تھا۔ کہ روس شروع ہی میں جنگ میں شامل ہو جاتا۔ اور اس میں بہت زیادہ تھا۔ کہ پولینڈ کی فتح کے بعد وہ بغیر جنگ میں شامل ہونے کے پولینڈ پر قبضہ کر لیتا۔ پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ہٹلر نے اس صورت کو پسند کرلیا۔ جو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید تھی۔ اور جس کے اختیار کرنے میں اگر یقینی نہیں۔ تو غالب طور پر اسے یقین تھا۔ کہ بغیر بڑی لڑائی لڑنے کے وہ پولینڈ کے ضروری حصہ کو ہضم کرسکے گا۔

مدبرین برطانیہ سے خطاب

پس میرے نزدیک انگلستان کے مدبرین کو اس صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور اس دھوکے میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ یہ روسی حملہ جرمنی کے خطرہ کی وجہ سے ہے۔ یہ جرمنی کے خطرہ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ سابق سمجھوتہ کے ماتحت ہے۔ اور اب روس اور جرمنی انگریزوں کی طاقت کو توڑنے کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ بے شک ان میں شدید اختلاف ہیں۔ بے شک وہ ایک وقت میں ظاہر ہوں گے۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ اختلافات ابھی ظاہر ہو جائیں گے۔ ممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ فضل کرکے کل ہی جرمنی اور روس میں لڑائی چھڑوا دے۔ ممکن ہے باوجود معاہدہ کے روس دل میں یہ ارادہ رکھتا ہو۔ کہ پہلے صلح سے پولینڈ میں داخل ہو جاؤں پھر جرمنی سے نپٹ لوں گا۔ اور چند ہی دنوں میں کسی بہانہ سے جرمنی سے لڑ پڑے۔ سیاسی میدانوں میں ایسے دھوکے پہلے ہو چکے ہیں۔ ترکی سے جب بلقانی طاقتوں نے جنگ کی ہے۔ تو انہوں نے یہی کیا تھا۔ رومانیہ سرویا اور یونان نے بلغاریہ کے ساتھ معاہدہ کرکے اپنے ساتھ ملالیا تھا۔ لیکن اندرونی طور پر آپس میں ایک اور معاہدہ بھی کر چھوڑا تھا۔ کہ اگر ترکی پر ہمیں فتح حاصل ہو گئی۔ تو ہم بلغاریہ کو وہ کچھ نہیں دیں گے۔ جس کا ہم نے معاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ ترکی پر فتح پاتے ہی انہوں نے بلغاریہ پر حملہ کرکے اس کے بعض حصے چھین لئے۔ پس اب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ سب امکانات ہیں۔ اگر پورے ہو جائیں۔ تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ اگر نہ ہوں۔ تو ان حالات کے لئے برطانیہ کو پہلے سے تیار رہو جانا چاہیئے۔ اور صرف امیدوں پر اپنی تیاری کا انحصار نہیں رکھنا چاہیئے۔

انگلستان اور ترکی کے اتحاد میں دنیا کا امن ہے

میں سمجھتا ہوں۔ روس کی وجہ سے ترکی سے جو انگریزی اتحاد ہو چکا ہے۔ وہ بھی خطرہ میں ہے اور انگلستان کو اسے اور بھی پکا کرنے کی سر توڑ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر روس جنگ میں شامل ہؤا۔ تو اتحادی طاقتوں کی کامیابی کا انحصار صرف اور صرف عالم اسلامی سے تعاون پر ہوگا۔ اور یہ تعاون مکمل طور پر حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ترکی حکومت اتحادیوں کے ساتھ نہ ہو۔

اتحادیوں کو کیا کرنا چاہیئے

باقی رہی موجودہ جنگ۔ اگر اتحادی میری بات مانیں۔ تو ان کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے۔ کہ وہ روس کے پولینڈ پر حملہ کو نظر انداز کردیں۔ روس نے جو کچھ کیا جرمنی کے حملہ کے نتیجہ میں کیا۔ پس وہ جرمنی سے کہہ دیں۔ کہ یہ تقسیم تمہارے فعل کا نتیجہ ہے۔ ہم جنگ کے بعد اس کا بدلہ پولینڈ کو تم سے دلوائیں گے۔ اور میرے نزدیک پولینڈ کے قضیہ کا بہترین حل بھی یہی ہے۔ یوکرین کا روس کے ساتھ شامل ہونا پولینڈ کو مضبوط کرتا ہے۔ کمزور نہیں۔ پھر کیا حرج ہے۔ کہ اسے روس کے پاس ہی رہنے دیا جائے جب جنگ میں اللہ تعالےٰ فتح دے۔ اور پولینڈ کی حکومت پھر سے قائم کی جائے۔ تو جو پولز اس علاقہ میں بستے ہیں۔ ان کا تبادلہ ان علاقوں کے جرمنوں سے کردیا جائے۔ جو کونگز برگ سے لے کر پولش کاریڈور تک رہتے ہیں۔ ان علاقوں کے جرمنوں کو اپنے حلیف کے ملک میں رہنے کے لئے بھجوا دیا جائے۔ اس طرح جرمنوں اور یوکرینی کی آبادی پولینڈ میں فساد بھی پیدا نہ کرتی رہے گی۔ اور پولینڈ کو سمندر تک کا اچھا راستہ بھی مل جائے گا۔ غرض میرے نزدیک اس نئی مشکل کا سہل حل یہی ہے۔ کہ جرمنی کے فعل کی قیمت اسی سے وصول کی جائے۔ اور روس سے جھگڑے کی صورت کو نظر انداز کرکے جرمن کی تدبیر کو ناکام کردیا جائے۔

اسی سلسلہ میں میرا ارادہ بعض اور مضامین لکھنے کا بھی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی وجہ سے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل خطبہ پڑھا

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

بیماریوں سے حفاظت کے طریق

بیماریوں سے حفاظت کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب کوئی انسان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو بیماری کا علاج کرتا۔ دوائی استعمال کرتا اور اس طرح بیماری سے نجات حاصل کرلیتا ہے۔ لیکن ایک طریق اور بھی ہے۔ جو پیش بندی کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً بعض ٹیکے نکلے ہیں۔ صحت کی حالت میں جب بیماری کا کوئی نام ونشان بھی نہیں ہوتا۔ انسان وہ ٹیکہ لگوا لیتا ہے۔ اور اس طرح اگر خدا چاہے تو اس کے نتیجہ میں وہ اس بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے علم کے ماتحت اور اس کے قانون کے مطابق بیماری کے اثرات سے بچ جاتا ہے۔ یہ ٹیکے بعض تو ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا اثر لمبا ہوتا ہے۔ بعض کا ایک سال تک۔ اور بعض کا چند مہینوں تک۔ ان کے علاوہ بعض دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ بیماری سے قبل انہیں کھایا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ان کے استعمال سے انسان بیماری سے محفوظ رہے گا۔ مثلاً ملیریا سے محفوظ رہنے کے لئے کونین استعمال کی جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے انسان اس کے نتیجہ میں ملیریا سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ حفظ ماتقدم کے ذرائع ہیں۔ جن کے اختیار کرنے سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اور عقلمند لوگ اگر طاقت ہو۔ تو ان کو اختیار کرتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مصائب سے بچنے کے ذرائع

دنیا میں ہر مصائب اور آفات آتے ہیں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔ انسان پر اور خاندان پر اور قوم پر جو مصائب آتے ہیں۔ ان سے بچنے کے بھی دو ذرائع ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب کوئی مصیبت آئے۔ تکلیف پہنچے۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کی جائے۔ گناہوں سے توبہ کی جائے۔ اور مغفرت طلب کی جائے۔ لیکن جو لوگ عقلمند ہوتے ہیں۔ وہ پیش بندی کے طریق اختیار کرتے ہیں۔ اور اس وقت جب مصائب کا نام ونشان بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ عذاب الہٰی میں گرفتار ہو جائیں۔ یا ان کے عزیز گرفتار ہو جائیں۔ وہ عقلمندوں کی طرح پیش بندی کے طریق اختیار کرتے ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ مصائب سے محفوظ رہتے ہیں۔ جیسے جسمانی بیماریوں کے لئے دوائیں ہیں۔ ویسے ہی روحانی امراض کے لئے بھی ہیں۔ اس لئے ہر عقلمند انسان کا فرض ہے۔ کہ ان آفات سے بچنے کے لئے وہی ذرائع اختیار کرے۔ جو دنیاوی بیماریوں کے متعلق کئے جاتے ہیں۔

خدا کے مقبول بندے

پھر بعض دینی مصیبتیں بھی انسان پر آجاتی ہیں۔ جو اس کی روحانیت کو تباہ کردیتی ہیں۔ دین کو خراب کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور ان کے لئے حفظ ماتقدم کے ذرائع اختیار کرنے ضروری ہیں۔ ایک مؤثر ذریعہ یہ ہے۔ کہ بعض لوگ خدا تعالےٰ کے مقبول ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے پیارے ہوتے ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ دینی بیماریوں کے لئے ایسا ٹیکہ لگا دیتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود ان آسمانی بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بھی ٹیکہ لگ جاتا ہے۔ صرف ان کی ذات ہی محفوظ نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا ایسا فضل ان پر ہوتا ہے۔ کہ ان کی بدولت دوسرے لوگ بھی جو ان سے محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو بھی وہ ٹیکہ لگا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال

ہندوستان میں اس کی مثال موجود ہے۔ جن دنوں اس ملک میں طاعون پھیلی۔ اور وہ بڑے زور سے حملے کر رہی تھی۔ گھروں کے گھر ویران ہو رہے تھے۔ گاؤں کے گاؤں اجڑ رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہؤا۔ کہ "آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔" اس آگ سے گویا آپ کو ایسا ٹیکہ لگا ہؤا تھا۔ کہ جو نہ صرف خاص آپ کی ذات کے لئے تھا۔ بلکہ آپ کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھنے والوں کے لئے بھی تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً بتایا۔ کہ صرف یہ نہیں۔ کہ یہ آگ آپ پر حملہ نہیں کرے گی۔ بلکہ یہ آپ کی غلام ہے۔ اور آپ کی مرضی کے مطابق چلنے والی ہے۔ پھر یہ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان سے غلامی اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے بھی اسی ٹیکہ میں شامل ہوتے ہیں۔ بلکہ ان پر اللہ تعالےٰ کا ایسا فضل ہوتا ہے۔ کہ دوسرے لوگ بھی جو خواہ ان کے دشمن ہوں۔ لیکن اس شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں رہتے ہوں۔ یا ارد گرد بود و باش رکھتے ہوں۔ ان کو بھی اللہ تعالےٰ وہ ٹیکہ لگا دیتا ہے۔ اور وہ بھی محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔ جب تک کہ تو ان میں ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام۔ یعنی یہ محض تیری ہی خاطر ہے۔ کہ یہ گاؤں تباہی سے بچا ہوا ہے۔ ورنہ یہاں کے لوگ ایسے ہیں۔ کہ یہ اس قابل تھا۔ کہ اسے ہلاک کر دیا جاتا۔ لیکن خدا تعالےٰ تیری ہی خاطر اس کو ہلاکت سے بچائیگا۔ یہاں احرار کے آنے سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ یہاں کے لوگوں کے دلوں میں کیا مادہ بھرا ہوا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ان کو ہلاکت سے بچا لیا۔

خدا کے خاص بندوں سے فیض حاصل کرنے والے

تو جو خاص بندے خدا تعالےٰ کے ہوتے ہیں۔ صرف ان کی ذات ہی نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے بھی خواہ وہ ہزاروں میل دور ہوں اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر دوسرے بھی جو جسمانی طور پر اسکے پاس ہوں۔ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسکی ایک مثال ایک واقعہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ سے پہلے کا ہے۔ آپ بعض اور لوگوں کے ساتھ ایک مکان میں رات کے وقت سوئے ہوئے تھے۔ کہ آپ کو محسوس ہوا۔ اور ایسی آواز سنائی دی۔ کہ گویا مکان کا شہتیر ٹوٹنے والا ہے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو اٹھایا اور فرمایا۔ کہ یہ چھت گرنے والی ہے۔ یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ مگر ان لوگوں نے اٹھ کر دیکھا۔ اور کہا۔ کہ کوئی خطرہ نہیں۔ یہ محض آپ کا وہم ہے۔ اور پھر سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر یہ محسوس کیا۔ کہ چھت گرنے والی ہے۔ اور آپ نے پھر ساتھیوں کو جگایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ چھت گرنے والی ہے۔ وہ پھر اُٹھے اور ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔ کہ نہیں۔ مکان بالکل محفوظ ہے۔ آپ کا وہم ہے۔ اور پھر سو گئے۔ تیسری بار آپ نے پھر ان کو جگایا۔ اور زبردستی باہر نکالا آپ خود دروازہ میں کھڑے رہے۔ اور ان کو پہلے نکالا۔ جب سب نکل گئے۔ تو آپ نکلے۔ اور ابھی آپ کا ایک قدم اندر اور ایک باہر تھا۔ کہ چھت دھڑام سے گر گئی۔ اور سب نے یہ محسوس کیا۔ کہ وہ آپ کی وجہ سے ہی بچائے گئے ہیں۔ وہ سب اس وجہ سے بچ گئے۔ کہ ان میں خدا تعالےٰ کا ایک پیارا بندہ تھا۔ حالانکہ ان لوگوں کو آپ کے ساتھ کوئی روحانی تعلق نہ تھا۔ وہ محض جسمانی قرب کی وجہ سے ہی بچا لئے گئے۔ تو ایسے بندے جو اللہ تعالےٰ کے مقبول ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ نہ صرف روحانی تعلق رکھنے والے بلکہ جسمانی قُرب رکھنے والے بھی بچائے جاتے ہیں۔

دین کے خادم بنو

اللہ تعالےٰ کا ایسا قرب اور ایسی حفاظت حاصل کرنے کا یہ ذریعہ ہوتا ہے۔ کہ انسان دین کا خادم ہو جائے۔ اس کا ہر غم اور ہر فکر دین کے لئے ہو۔ زندگی دین کے لئے وقف ہو۔ دین سے محبت ہو۔ اور اس طرح جو شخص خدا تعالےٰ کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسکی اور اس کے اہل و عیال کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ ایسی کئی مثالیں ہیں۔ زلزلوں میں ایسا ہوا ہے۔ کہ جو لوگ دین کی خاص خدمت کرنے والے تھے۔ خدا تعالےٰ نے نہ صرف ان کو بلکہ ان کے آس پاس رہنے والوں کو بھی بچا لیا۔ خدا تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ چاہے۔ تو آگ سے بھی سلامت نکال سکتا ہے۔ اور آفات و مصائب سے محفوظ رہنے کا یہ ٹیکہ ایسا ہے۔ کہ ہر شخص اسے اپنی حیثیت کے مطابق لگوا سکتا ہے۔ اگر کوئی انسان خدا تعالےٰ کا ہو جائے۔ دین کا خادم بن جائے۔ اخلاص اور محبت سے خدمتِ دین میں لگا رہے۔ خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھنے والا ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس کا اور اس کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو جاتا ہے۔

حفظ ما تقدم کے طور پر کیا کرنا چاہیئے

دنیوی ٹیکے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کا فائدہ صرف ان کو ہوتا ہے۔ جو اسے لگواتے ہیں۔ باپ لگوائے۔ تو بیٹے کو فائدہ نہیں ہوتا۔ صرف اپنی جان کو فائدہ ہوتا ہے۔ مگر روحانی ٹیکہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ روحانی تعلق رکھنے والے بلکہ جسمانی قرب رکھنے والے بھی بچائے جاتے ہیں۔ اور یہ ٹیکہ اعلےٰ درجہ کا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ توفیق دے۔ لگوا سکتا ہے۔ پھر بعض ٹیکے موسمی ہوتے ہیں۔ مگر یہ دائمی اور مستقل ہوتا ہے۔ اس سے اتر کر جس طرح انسان ملیریا سے بچنے کے واسطے کونین کا استعمال کرتا ہے۔ تا اس سے محفوظ رہے۔ اسی طرح روحانی کونین بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان قبل از وقت خدا تعالےٰ سے ڈر کر توبہ کرے۔ یہ نہیں۔ کہ جب مصیبت آئے۔ وبا پھیلے۔ تو فکر ہو۔ بلکہ امن کے دنوں میں استغفار کرتا رہے۔ اور دعائیں کرتا رہے اپنے لئے اپنے بیوی بچوں کے لئے اور اپنی جماعت کے لئے دعائیں کرتا رہے۔ انسان جو آفتوں کے آنے سے پہلے روتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے زاری کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کو بھی بچا لیتا ہے۔ یہ حفظ ما تقدم کے ٹیکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ پھر ایک طریق صدقہ بھی ہے۔ اس کی وجہ سے بھی انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ صدقہ صرف امراء ہی نہیں کر سکتے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی نعمتیں بہت وسیع ہوتی ہیں۔ سب ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ہوا پانی اناج سب کے لئے بنایا ہے۔ اسی طرح یہ صدقہ خیرات مال کا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ غریب سے غریب آدمی بھی صدقہ کر سکتا ہے۔ انسانوں کی ہمدردی اور حسب توفیق امداد کرنا بھی صدقہ ہے۔ اگر کسی مصیبت زدہ کو آدمی دیکھے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق اسکی امداد کر دے۔ تو یہ بھی صدقہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ انسان کے ہر ایک جوڑ اور عضو پر صدقہ ہے۔ اگر کوئی انسان دیکھے۔ کہ کسی شخص کا جانور ہے۔ جس پر اس نے بوجھ لادا ہوا ہے۔ وہ بوجھ گر جائے۔ تو اسے دوبارہ لادنے میں مدد کر دینا بھی صدقہ ہے۔ ایذا دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دے۔ تو یہ بھی صدقہ ہے۔ کسی سے اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ انسانوں سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی صدقہ ہے۔ دوسروں کے لئے دعا کرنا بھی بہترین صدقہ ہے۔ ان باتوں کے ذریعہ بھی انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو ہر نیکی کی توفیق دے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۲۵ ستمبر تک سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست دعا کے لئے پیش کر دی گئی

"تحریک جدید" کے "جہاد کبیر" میں حصہ لینے والوں کے بارے میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جو دوست ۲۵ ستمبر ۴ بجے شام تک اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر دیں گے ان کے نام سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ۲۵ ستمبر کو ۵ بجے شام دعا کے لئے پیش کر دیئے جائیں گے۔ ایسے تمام دوستوں کو یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ کہ فنانشل سکرٹری تحریک جدید نے اپنے وعدے کے مطابق آج ۲۵ ستمبر کو ایک مکمل فہرست سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بغرض دعا پیش کرنے کے لئے لاہور ایک خاص آدمی کے ذریعہ ارسال کی ہے۔ کیونکہ حضور جیسا کہ اخبار میں اعلان ہو چکا ہے۔ ۲۴ تاریخ کو سفر سندھ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ چونکہ سفر میں زیادہ دعا کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور سفر کی دعائیں اللہ تعالےٰ قبول بھی زیادہ فرماتا ہے۔ اور تحریک جدید کا وعدہ بھی ۲۵ تاریخ کو پیش کرنے کا تھا۔ اسلیئے ایفاء عہد کے لئے خاص آدمی لاہور بھیج کر فہرست حضور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اللہ تعالےٰ ہر وعدہ کرنیوالے کی اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان کے لئے اپنے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دے۔ آمین۔ خاکسار نے ان احباب کے لئے بھی جنہوں نے اپنے وعدوں کو ابھی تک پورا نہیں کیا۔ مگر پورا کرنے کی فکر میں ہیں۔ دعا کی درخواست کی ہے۔ اس کے متعلق انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ کچھ تفصیل سے عرض کیا جائے گا۔

(خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

یاد دہانی

مَیں نے فاروق کی فوری امداد کے لئے جو نہایت آسان تجویز پیش کی تھی۔ آپ نے وہ ملاحظہ نہیں فرمائی؟ کیونکہ ایسے مشکل وقت میں آپ کی طرف سے اس کا کوئی عملی ثبوت نہیں ملا۔ امید ہے۔ کہ اب جلدی اس پر توجہ فرما کر ثواب امداد حاصل کریں گے۔

(خاکسار ایڈیٹر)

ڈنزگ میں ہٹلر کی لاف زنی اور غیر معمولی دھمکیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولینڈ کو کچل دینے کے بعد ہٹلر ۱۹ ستمبر کو ڈنزگ میں داخل ہوا۔ پولش سرحد پر ڈنزگ کے نازی ہائی کمشنر ہر فارسٹر نے اسے خوش آمدید کہا۔ اور ڈنزگ کے باشندوں کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ہٹلر نے کہا۔ کہ میں آپ لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔ اب ڈنزگ پھر جرمنی میں مل گیا ہے۔ اس نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ عظیم میں جو دنیا کی تمام جنگوں سے زیادہ احمقانہ جنگ تھی۔ یہ سرزمین ہم سے چھین لی گئی تھی۔ اس لڑائی میں کسی کو فتح حاصل نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ سب کو شکست ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد ہر ایک کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ ایسی جنگ پھر کبھی نہیں ہونی چاہیئے۔ جرمنی نے اس میں جنگ کی نیت سے شرکت نہ کی تھی۔ اسے امید تھی۔ کہ جب امن قائم ہو گا۔ تو اسکی حالت سنبھل جائیگی۔ اور اس کے مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن معاہدہ ورسائی جو آزاد گفت و شنید کا نتیجہ نہ تھا۔ جرمنی پر ٹھونس دیا گیا۔ اس زمانہ کے مدبرین نے ایک بھی مسئلہ حل نہ کیا۔ بلکہ کئی نئے مسائل پیدا کر دیئے۔ جن کو حل کرنے کے لئے اب جرمنی اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا ہے۔ اس معاہدہ میں آٹھ کروڑ بیس لاکھ جرمنوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں اور زندہ رہیں گے۔ پولینڈ کبھی بھی جمہوری ملک نہ تھا۔ اس میں اونچے طبقہ کے لوگوں نے عوام کو دبایا ہوا تھا۔ پولینڈ کے ساتھ سمجھوتہ کے لئے میں نے انتہائی کوشش کی۔ اور ایسی فیاضانہ شرائط پیش کیں۔ جو جرمنوں کو بھی پسند نہ تھیں۔ لیکن اس نے میری تجاویز کو ٹھکرا دیا۔ اور لام بندی شروع کر دی۔ میں نے کرنل بیک کو برلن آنے کی دعوت دی۔ مگر اسے ٹھکرا دیا گیا۔ پولوں کو جرمنی کا مقابلہ کرنے کے لئے اکسایا گیا۔ بعض ممالک نے اسے حفاظت کی گارنٹی دی۔ اور جنگ کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ میں نے اس پالیسی کے خطرناک نتائج سے برطانوی مدبرین کو کئی بار متنبہ کیا۔ مگر میرا مذاق اڑایا گیا۔ اگر برطانیہ پولینڈ کو حفاظت کی گارنٹی نہ دیتا۔ تو جنگ نہ ہوتی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ پول مدبرین سے براہ راست گفت و شنید کروں مگر وہ میرے پاس تک نہ پھٹکے۔ پولینڈ پر حملہ کے بعد مسولینی نے ثالثی کی جو پیشکش کی تھی۔ اگر اسے ہی منظور کر لیا جاتا۔ تو یہ جھگڑا ختم ہو سکتا تھا۔ فرانس نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ لیکن برطانیہ نے انکار کر دیا۔ اور جرمنی کو دو گھنٹے کا الٹی میٹم دے دیا۔ پولینڈ کو یقین دلایا گیا۔ کہ وہ جرمن افواج کو پسپا کر سکے گا۔ لیکن اٹھارہ روز کے اندر اندر ہی اسے علم ہو گیا ہے۔ کہ اسے کسقدر غلط فہمی میں مبتلا کیا گیا۔ اور آج یہ واضح ہو رہا ہے۔ کہ خدا نے پوری شدت کے ساتھ اس ملک پر اپنا قہر نازل کیا ہے۔ جرمن افواج اس ملک کے ہر حصہ پر قابض ہیں۔ اور بے شمار قیدی ہمارے قبضہ میں ہیں۔ کل صبح پچیس ہزار پول قید تھے۔ مگر رات کو یہ تعداد پچاس ہزار اور آج صبح ۷۵ ہزار ہو گئی ہے۔ بچی کھچی پول افواج کا بھی چند ہفتوں میں خاتمہ ہو جائے گا۔ جرمن افواج نے مغربی جمہوریتوں کو نہایت عمدہ سبق سکھایا ہے۔ میں نے ہوائی جہازوں کو حکم دیا تھا۔ کہ صرف فوجی مراکز پر حملے کریں مگر آئندہ مشرق و مغرب میں دشمنوں کے ساتھ یہ رعایت روا نہیں رکھی جائیگی۔ اب ہم اینٹ کا جواب پتھر سے اور ایک بم کا پانچ بموں سے دیں گے۔ اٹھارہ روز میں ہم نے پولینڈ کو ختم کر دیا ہے۔ اور اب مجھے امید ہے۔ ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ کہ مناسب تصفیہ کی صورت پیدا ہو سکے گو روس نے یوکرین اور سفید روس پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر وہ بدستور بولشویک رہے گا۔ اور جرمنی نیشنلسٹ سوشلسٹ ہم ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے۔ انگلینڈ کو جو خطرہ تھا۔ کہ جرمنی اپنے علاقوں کو غیر محدود طور پر وسیع کرنا چاہتا ہے۔ روس کے ساتھ اس کے معاہدہ کا اسے خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ ہم دونوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اب پولینڈ پھر کبھی اس صورت میں ظاہر نہیں ہو گا۔ جو معاہدہ ورسائی کا نتیجہ تھا۔ اسکی سیاسی اور جغرافیائی حیثیت اب ہم دونوں معین کریں گے۔ انگلستان میں کہا جا رہا ہے۔ کہ جنگ چار یا آٹھ سال جاری رہے گی۔ مگر یہ انتہائی شیطنت ہے۔ کہ لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ تاہم اگر وہ جرمنی سے جنگ چاہتا ہے۔ تو ہم اس کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ جنگ خواہ کتنا عرصہ جاری رہے۔ جرمنی شکست نہیں کھا سکتا۔ اور وقت آسکتا ہے۔ کہ ہم ہر ایک حربہ استعمال کریں گے۔ جس کا کسی دوسرے کو علم نہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ ہمیں اس کے استعمال پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر ہم مجبور ہو گئے۔ تو پھر انسانیت کے نام پر واویلا نہیں کیا جائیگا۔

ہٹلر کی دھمکیوں کا برطانیہ و فرانس کی طرف سے جواب

۲۰ ستمبر کو لنڈن میں دار العلوم کا ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم نے گذشتہ ہفتہ کے بین الاقوامی حالات پر تبصرہ کیا۔ نیز ہٹلر کی ڈنزگ والی تقریر کا جواب دیا۔ پولینڈ پر روس کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے صاف طور پر کہا۔ کہ اس کے باوجود حالات جوں کے توں ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کے ارادوں اور فیصلوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہم اپنے اس عزم پر بدستور قائم ہیں۔ کہ یورپ بلکہ ساری دنیا سے ہٹلرازم کی لعنت کو دور کر کے دم لیں گے۔ خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی قربانیاں کیوں نہ کرنی پڑیں۔ بے ہودہ دھمکیوں اور ناجائز فخر کا اظہار ہماری عادت نہیں۔ ہم ہر معاملہ میں تحمل اور بردباری سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے ہٹلر کی دھمکیوں سے مشتعل ہوئے بغیر میں پھر ایک مرتبہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اسکی تقریر سے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہٹلر نے اس تقریر میں کئی غلط بیانیاں کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسولینی کی تجویز ثالثی کو فرانس نے منظور کر لیا تھا۔ مگر برطانیہ نے انکار کر دیا۔ اس کے متعلق ساری خط و کتابت شائع کی جا رہی ہے۔ جس سے رائے عامہ فیصلہ کر سکے گی۔ کہ اصل حالات کیا ہیں۔ اس کے اس قول کی صداقت کہ جرمنی کے طریقے انسان دوستی پر مبنی ہیں۔ اس بمباری سے ظاہر ہے۔ جو کھلے شہروں اور نہتے شہریوں پر کی گئی۔ ہم آخر وقت تک پُر امن تصفیہ کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جرمنی نے یہ رستہ اختیار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ مگر اب کسی قسم کی تہدید و تخویف ہمیں اپنے ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتی۔ روس کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ یہ غیر متوقع نہ تھا۔ تاہم اس کے اغراض و مقاصد اور عواقب و نتائج کے متعلق ابھی کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ گو برطانیہ اور فرانس پولینڈ کو تباہی سے نہ بچا سکے۔ مگر وہ اپنے وعدوں کے مطابق آخر دم تک اسکی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے لڑتے رہیں گے۔ مغربی محاذ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ کئی جنگی لحاظ سے اہم جرمن مقامات پر فرانسیسی افواج قابض ہو چکی ہیں۔ جرمنوں نے ان مقامات کو واپس لینے کی بہت کوشش کی۔ مگر ناکام رہے ہیں۔ برطانوی بیڑا جرمن آبدوزوں پر حملے کرنے میں مصروف ہے۔ اور پانی کے نیچے مار کرنے والے بموں سے بہت کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اس وقت تک چھ سات جرمن آبدوزیں غرق کی جا چکی ہیں۔ اور کئی ایک کے عملہ کو حراست میں لیا جا چکا ہے۔ امید ہے۔ کہ بہت جلد یہ لعنت دور ہو جائے گی۔ اس وقت تک جو جہاز جرمن آبدوزوں نے غرق کئے ہیں۔ ان میں ۱۳۹ جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ کریجس میں غرق ہونے والے اس سے علیحدہ ہیں۔ برطانوی بیڑا اس کوشش میں ہے۔ کہ دشمن کے جہازوں کو تباہ کر کے اس کے لئے خام اشیاء کے حصول کو ناممکن کر دے۔ نیز تمام سمندروں میں اپنی نیز سب غیر جانبدار ممالک کی تجارت کی حفاظت کرے۔ اس جنگ میں ہم بین الاقوامی جنگی قوانین پر پوری طرح عامل ہیں۔ لیکن دشمن نے ان کو بالکل نظر انداز کر رکھا ہے۔ آخر میں آپ نے پھر کہا۔ کہ اس وقت تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ جس سے ہمارے عزائم میں کوئی تبدیلی ہو۔ ہم اس وقت تک برابر لڑیں گے۔ جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آخری فیصلہ کب اور کہاں ہو گا۔ لیکن جب بھی ہو۔ ہماری طاقت بتدریج بڑھتی جائے گی۔ اور ہم آخر وقت تک لڑیں گے۔ اور کسی ایسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جو کامیابی کو قریب لانے کے لئے ہمارے فوجی مشیر ضروری قرار دادیں اور کوئی ایسا اقدام جلد بازی میں آکر نہیں کریں گے۔ جس سے وہ روکیں۔

پیرس سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ ہٹلر کی اس تقریر کے جواب میں حکومت فرانس نے بھی ایک سرکاری بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ ہٹلر نے برطانیہ اور فرانس میں تفرقہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہم نے پولینڈ کی حفاظت کی گارنٹی اسلیئے دی تھی۔ کہ ہٹلر کے وعدوں پر یقین نہیں تھا۔ اور اب اگر برطانیہ اور فرانس اسے کامیاب ہونے دیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ دنیا میں کمزوروں کی غلامی۔ آزادی کے خاتمہ اور اخلاق کے زوال کا موجب ہونگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ جنگ میں آلات حرب

تارپیڈو

جنگی سرگرمیوں کے ضمن میں عام طور پر تارپیڈو کا ذکر آتا رہتا ہے۔ اور جرمنی کی بحری سرگرمیوں میں بالخصوص اسے بہت دخل ہے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ تارپیڈو دراصل ایک قسم کی مچھلی کا نام ہے۔ اور چونکہ اس خوفناک حربہ کی شکل اس سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس لئے اسے تارپیڈو کہا جاتا ہے۔ یہ سگار کی شکل کا ایک آلہ ہے۔ جس کا قطر عام طور پر ۱۴ سے ۱۸۔ انچ ہوتا ہے۔ اور لمبائی ۱۸ سے ۲۰ فٹ۔ اسے عام طور پر پانی کے نیچے چلنے والی کشتیاں توپ کے ذریعہ جہاز پر پھینکتی ہیں۔ یہ جہاز کو لگتے ہی پھٹتا ہے۔ اور ساتھ ہی جہاز کو پھاڑ کر دوسری طرف نکل جاتا اور اسے آگ لگا دیتا ہے۔ تارپیڈو دو سے تین ہزار گز تک مار کرتا ہے۔ اور اسکی رفتار ۳۰ سے ۴۰ میل ہوتی ہے۔ بعض اوقات تارپیڈو سطح آب پر چلنے والے جہازوں میں سے بھی دوسرے جہازوں پر مارا جاتا ہے۔ تارپیڈو میں وٹ اور ڈرائی دونوں قسم کی گن کاٹن علیحدہ علیحدہ حصوں میں ہوتی ہے۔ اور اس کے آخری حصہ میں گیس بھری ہوتی ہے۔ تا وہ آسانی سے پانی پر تیر سکے۔

مائنز (سرنگیں)

جنگ کے آلات کے سلسلہ میں مائنز کا نام بھی اکثر سننے میں آتا ہے۔ یہ ایک گولا سا ہوتا ہے۔ جس میں جلد سے اڑنے والا مادہ بھرا ہوتا ہے۔ اور لنگر کے ذریعہ پانی میں ایک جگہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ اسے عام طور پر پانی کی کسی تنگنائے۔ یا بندرگاہ کے دہانہ کے قریب لگایا جاتا ہے۔ کیونکہ بہت زیادہ گہرے پانی میں اس کا کھڑا رہنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ بعض سرنگیں تو بالکل پانی کے نیچے غائب ہوتی ہیں۔ اور بعض کا کچھ حصہ اوپر ہوتا ہے۔ لیکن جہازران اسے محسوس نہیں کر سکتے۔ بعض سرنگوں کے ساتھ ہی ایسی مشینری وغیرہ ہوتی ہے۔ کہ جہاز سے ٹکراتے ہی وہ پھٹ کر اس کو پھاڑ دیتی اور اس طرح غرق کر دیتی ہے۔ لیکن بعض اوقات اس کا سوئچ ساحل پر ہوتا ہے۔ اور حملہ آور جب دیکھتا ہے۔ کہ دشمن کا جہاز کسی سرنگ کی زد میں آ گیا۔ تو فوراً سوئچ دباتا ہے۔ جس کے ساتھ ہی وہ پھٹ جاتی ہے۔

طیارہ شکن توپ

طیاروں کے ذریعہ بمباری کے طریق کے آغاز کو ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۱۳ء میں اسکی ابتداء ہوئی۔ اور فن پرواز کے ساتھ ساتھ جب اس کے ذریعہ بمباری کی سہولتیں بھی بڑھتی گئیں۔ تو طیارہ شکن توپوں کی ایجاد ناگزیر ہو گئی۔ چنانچہ کئی ممالک نے اس قسم کی توپیں بنانی شروع کیں۔ جو پرواز کی حالت میں طیاروں کو نشانہ بنا سکیں۔ ۱۹۲۵ء میں ایک ایسی توپ کی تکمیل میں کامیابی ہوئی۔ جو آٹھ سیر وزنی گولہ ۲۳ ہزار فٹ کی بلندی پر پھینک سکے۔ یہ گولہ دو ہزار فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے جاتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اس ایجاد میں اصلاح ہوتی گئی۔ ۱۹۳۵ء میں طیاروں کی بلند پروازی میں حیرت انگیز اضافہ ہو گیا۔ تو اس کے ساتھ ہی ۴۴ ہزار فٹ تک گولہ پھینکنے والی طیارہ شکن توپ کی تکمیل میں بھی کامیابی ہو گئی۔ لیکن اس میں اصلاح کا خیال بدستور جاری رہا۔ اور اب ایسی طیارہ شکن توپیں موجود ہیں۔ جو چودہ چودہ سیر وزنی گولے چالیس ہزار فٹ یعنی تقریباً سات میل کی بلندی پر نہایت آسانی سے پھینک سکتی ہیں۔ یہ توپ زیادہ وزنی نہیں ہوتی۔ اسلئے نہایت آسانی سے اسے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ ایک موٹر اسے اٹھا کر تیس چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے نہایت آسانی سے چل سکتی ہے۔ اس توپ کا بنانا بہت مشکل کام ہے۔ کیونکہ اس کے پرزے نہایت نازک اور پیچیدہ ہوتے ہیں۔ اور جن کارخانوں میں انہیں ڈھالا جاتا ہے۔ ان میں دن رات کسی وقت بھی روشنی مدھم نہیں کی جاتی۔

مختلف اقسام کی توپیں

موجودہ زمانہ کی جنگوں میں کئی قسم کی توپیں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک کلدار توپ ہے۔ جس کا گولہ بیس بیس میل تک مار کرتا ہے۔ یہ بہت وزنی چیز ہے۔ اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے ریل کی لائن اور انجن استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام میدانی توپیں ہوتی ہیں۔ پھر میول کور (خچر باتری) کی پہاڑی توپیں جن کے دہانوں کے قطر مختلف ہوتے ہیں۔ اور وہ اس کے مطابق مار کرتی ہیں۔ مشین گنیں۔ جو ایک منٹ میں پانچ سو تک فائر کرتی ہیں۔ لوئیس گنیں جو ایک منٹ میں دو سو فائر کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ ٹینک یعنی متحرک فولادی قلعے ہوتے ہیں۔ جو نشیب و فراز اور مزاحمت کو نظر انداز کرتے ہوئے برابر بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بعض توپیں ایسی ہیں۔ جو ٹینکوں کو بھی پل میں اڑا دیتی ہیں۔

مختلف ممالک کے جنگی اخراجات

آج کل روس اسلحہ سازی پر چالیس لاکھ پونڈ۔ انگلستان ۲۷ لاکھ پچاس ہزار پونڈ جرمنی ۱۹ لاکھ پونڈ۔ جاپان ۱۴ لاکھ پچیس ہزار پونڈ۔ اور فرانس آٹھ لاکھ پونڈ روزانہ کے حساب سے خرچ کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کی تباہی کے لئے کس سرگرمی سے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔

ڈیلی ایکسپریس نے لکھا ہے۔ کہ گذشتہ سال میں برطانیہ کی اسلحہ ساز کمپنیوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ بعض صورتوں میں تو یہ گذشتہ سالوں کی نسبت پانچ سو گنا زیادہ ہے۔ بعض کمپنیوں کو ۷۰ فی صدی فائدہ ہوا۔ اور ساٹھ ستر فی صدی سے تو شاید ہی کسی کو کم ہوا ہو۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ اس وقت ایک ہزار تین سو پونڈ فی منٹ کے حساب سے سامان حرب پر خرچ کر رہا ہے۔

روس کی مزید جنگی تیاریاں

ماسکو سے ۲۴ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ سپریم سوویٹ کمانڈ نے نازک انٹرنیشنل صورت حالات کے پیش نظر تمام اہم چھاؤنیوں میں فوجوں کو تیاری کا حکم دے دیا ہے۔ اس حکم میں یہ وضاحت کی گئی ہے۔ کہ جنگ کی خدمات کے بعد تمام مزدوروں کو ان کی ملازمتوں پر بحال کر دیا جائیگا۔ ان افواج کو حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ حکم ثانی پر انہیں فوراً میدان جنگ میں پہنچنا ہوگا لنڈن سے ۲۳ ستمبر کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ بحیرہ بالٹک میں روس کا جنگی بیڑہ نقل و حرکت کر رہا ہے۔ جس سے فن لینڈ کے علاوہ ریاستہائے بلقان میں بھی تشویش پھیل رہی ہے۔ اور اس امر پر اظہار حیرت کیا جا رہا ہے۔ کہ جب روس اپنی غیر جانبداری کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے۔ اور اس کے پولینڈ پر حملہ بلکہ قبضہ کے باوجود اتحادیوں نے اس کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا۔ تو اسکی اسقدر خوفناک جنگی تیاریوں کے معنے کیا ہو سکتے ہیں۔ ماسکو سے ۲۴ ستمبر کی یہ بھی خبر ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ نے لام بندی کو جاری رکھنے اور ریزرو دستوں کو ایکٹو سروس میں بلانے کے احکام جاری کر دئیے ہیں۔ پولینڈ میں جرمنی اور روس کی حدود کی تعیین کے متعلق ۲۴ ستمبر کو دونوں حکومتوں کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جرمنی نے یہ حدود مقرر کرتے وقت اس بات کا کوئی خیال نہیں کیا۔ کہ اس کے تمام مفتوحہ علاقے لازماً اسے ملنے چاہئیں۔ اس اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرانسیسی اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس تقسیم میں روس کو بہت کافی حصہ ملا ہے۔ جرمنی کو بعض اپنے مفتوحہ علاقے بھی اس کے سپرد کرنے پڑے ہیں۔ اور اس غرض سے اسے اپنی سرحدات میں جو تبدیلی کرنی پڑی ہے۔ وہ باعث ننگ ہے۔ لیکن وہ اپنی فوجی مصلحتوں کے پیش نظر خاموش ہے۔ ہاں جرمنی کے حصہ کا علاقہ صنعتی ہے۔ اور روس کا جنگلی اور پہاڑی۔

— لنڈن سے ۲۲ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ برطانوی آفیشل وائرلیس کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادیوں بلکہ خود پولینڈ والوں کو یہ یقین تھا۔ کہ اس ملک کے کثیر حصہ کا بہت جلد خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ اس ملک کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے۔ کہ اسے بیرونی کوئی مدد نہیں پہنچائی جا سکتی۔ برطانوی حکومت نے جنگ کے متعلق جو پہلا بیان دیا۔ اس میں کہہ دیا تھا۔ کہ ہم اسے لمبا کر کے جرمنی کو تھکائیں گے۔ اسے تین سال سے زیادہ عرصہ تک جاری رکھا جائیگا۔ اس دوران میں جرمنی کی ہر طاقت کمزور اور ہماری مضبوط ہوتی جائے گی۔ جرمنی اب غیر جانبدار ممالک کو دھمکا رہا ہے۔ کہ اسے ضروری اشیاء مہیا نہ کرنے کے متعلق برطانیہ سے کوئی معاہدہ نہ کریں۔ مگر یہ خلاف قانون بات ہے۔ ہماری جنگی تیاریاں زبردست ہیں۔ اسوقت ۲۶۸ فرمیں اسلحہ جات تیار کر رہی ہیں۔ ۶۵۰۰ ٹھیکیدار اسپلائی کے انتظامات میں مصروف ہیں۔ نو ہزار فرمیں دوسرا ضروری سامان تیار کر رہی ہیں۔ جنگ کے آغاز کے وقت حکومت کی صرف اٹھارہ ڈیفنس فیکٹریاں تھیں۔ مگر اب چھ ہزار ہیں۔ اور کئی ایک پرائیویٹ فیکٹریوں میں بھی سرکاری مشینیں لگائی گئی ہیں۔

اس جنگ میں ہندوستان کا فرض

اس وقت جبکہ جنگ اپنے تمام ہولناک امکانی نتائج کو اپنے دامن میں لئے ہوئے شروع ہو چکی ہے۔ ہندوستان کی آبادی کے جملہ ذمہ وار طبقے باہر کی وسیع دنیا میں بسنے والے ایک بہت بڑے طبقہ کے ساتھ اس بات میں ہم آہنگ ہیں۔ کہ موجودہ جنگ ہٹلر کی ضد نے شروع کی ہے۔ اور برطانیہ و فرانس کو اس میں مجبوراً اور ضروری طور پر شریک ہونا پڑا ہے۔ مدبرین برطانیہ نے ہر ممکن حد تک کوشش کی۔ کہ دنیا جنگ کی خوفناک کشمکش میں مبتلا ہونے سے بچ جائے۔ انہوں نے جنگ سے بچنے کی خاطر کسی حد تک اپنے وقار اور اپنی عزت کی قربانی بھی دی۔ لیکن ہٹلر کی ضد اور جنگ کی خواہش کرنے والے عزم کے سامنے ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ اور انہیں مجبور ہو کر جنگ کے میدان میں اترنا پڑا۔

پس جہاں تک اصول کا سوال ہے۔ ساری دنیا کا انصاف پسند طبقہ بیک آواز برطانیہ اور فرانس کی تائید میں ہے اور اس لحاظ سے ہندوستان کی ہمدردیاں لازمی طور پر برطانیہ اور اس کے حلیفوں کے ساتھ ہیں۔

اس میں بھی ذرہ برابر شک کی گنجائش نہیں۔ کہ حالات ایسے ہیں۔ کہ ہندوستان کو برطانیہ کی مدد ہی کرنی چاہیئے۔ اور یہ ایک ایسی واضح بات ہے۔ جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے لیڈروں نے ملک کو اس کے سوائے اور کوئی مشورہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔ کہ ہندوستان کو اپنی ساری طاقت کے ساتھ اس وقت برطانیہ کی امداد کرنی چاہیئے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو برطانوی حکومت سے اپنے داخلی اور خارجی امور کے متعلق شکایات ہیں۔ اور معقول شکایات ہیں۔ قوم پرست ہندوستانیوں کے دل میں غیر ملکی قبضہ و استیلا سے غم و غصہ کے جذبات ہیں۔ لیکن یہ ساری باتیں حکومت برطانیہ کے قیام کے ساتھ ہیں۔ گاندھی جی نے بالکل درست فرمایا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کا مطالبہ آزادی بالکل درست۔ انگریزوں سے ان کی شکایات بالکل بجا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر برطانیہ کی اپنی پوزیشن ہی خطرے میں پڑ جائے۔ تو پھر ہندوستان اپنے یہ مطالبات کس سے پورے کرائے گا۔

پس ہماری ایماندارانہ رائے ہے۔ کہ اس وقت برطانیہ کی امداد کا سوال درحقیقت ہندوستان کی اپنی امداد کا سوال ہے۔ اور ہمیں پوری توقع ہے۔ کہ اگر ہندوستان اس آزمائش کے وقت میں برطانیہ کی غیر مشروط پوری پوری مدد کرے۔ تو اس کے نتائج ہندوستان کے سیاسی مستقبل کے لئے نہایت شاندار ہوں گے۔

اشیاء خوردونوش کی گراں فروشی کا انسداد

مقام اطمینان ہے۔ کہ مختلف لوکل گورنمنٹوں نے پبلک استعمال کی روزانہ چیزوں کی قیمتوں میں نامناسب اضافہ ہوتے دیکھ کر ایسے اقدامات اختیار کئے ہیں۔ جن سے آبادی کا ایک طبقہ موجودہ حالات سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے محترز رہے۔

جس دن جنگ چھڑنے کی خبر آئی ہے۔ اسی دن ہندوستان کے اکثر علاقوں میں دکانداروں اور بیوپاریوں نے اپنی فروخت کی جانے والی اشیاء میں ڈیڑھ گنا۔ دوگنا بلکہ کئی کئی گنا اضافہ کر لیا۔ حالانکہ اس بات کے لئے قطعاً کوئی جواز ان کے پاس نہ تھا۔ اگرچہ گورنمنٹ آف انڈیا ایک سرکاری اعلان کے ذریعے ایسے لوگوں کو جو گراں فروشی کے لئے اسٹاک جمع کر لیتے ہیں۔ ایسی حرکات سے منع کر چکی تھی۔ لیکن موجودہ سٹاک کو گراں فروخت کرنے سے وہ دوکانداروں کو نہ روک سکی۔ اور اس کے لئے ایک علیحدہ آرڈیننس کی ضرورت ہوئی۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا نے نہایت باموقعہ جاری کر دیا۔ اور جس پر لوکل گورنمنٹوں نے نہایت سرعت کے ساتھ عمل کیا۔ حکومت کا یہ اقدام آبادی کے وسیع حلقے کے لئے نہایت اطمینان کا موجب ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اس سے پبلک کے دل سے اضطراب اور تشویش کے جذبات جو شروع شروع میں پیدا ہو گئے تھے۔ کافور ہو جائیں گے۔

ہفتہ بھر کی جنگی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کل سیاسی صورت حالات کچھ ایسی سرعت کے ساتھ اور ایسی غیر متوقع طور پر بدل رہی ہے۔ کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ابھی دو لمحوں میں کیا ہو۔ پشتینی دشمن ایک دوسرے کے دوست بن رہے ہیں۔ اور قدیمی دوستی دشمنی میں متبدل ہو رہی ہے۔ آج سے بیس یوم قبل روس نے جرمنی کے ساتھ معاہدہ کر کے ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ آج پھر اس نے ایک ایسا اقدام کیا ہے۔ جس سے دنیا میں تعجب کی ایک اور لہر دوڑ گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس نے جاپان کے ساتھ صلح کر لی ہے۔

— واشنگٹن ۱۶ ستمبر۔ مشہور ہوا باز کرنل لنڈبرگ نے اپنی ایک تقریر میں حکومت امریکہ کو پُر زور مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ موجودہ کشمکش میں بالکل غیر جانبدار رہے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ تو اسے شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

لکسمبرگ میں شدید لڑائی

— برلن ۱۶ ستمبر۔ لکسمبرگ کی سرحد پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ جس میں فرانسیسی فوج کا پلہ زبردست بیان کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی فوج بسرعت تمام بڑھ رہی ہے۔ اور جرمن پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو رہے ہیں

بلغاریہ اور لتھونیا کی غیر جانبداری

ہر دو حکومتوں کے دارالسلطنتوں سے اطلاع ملی ہے۔ کہ انہوں نے موجودہ جنگ میں کامل طور پر "غیر جانبدار" رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پولینڈ کے حصے بخرے

— ماسکو ۱۸ ستمبر۔ معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سوویٹ گورنمنٹ کی سکیم یہ ہے کہ ڈانزگ۔ سیلیشیا اور کاریڈر کا علاقہ جرمنوں کے پاس رہنے دیا جائے۔ اور مغربی یوکرین پر روس قبضہ کر لے۔ اور ایک "پولش" ملک جرمنی اور روس کے درمیان "بفر سٹیٹ" کے طور پر قائم کر دیا جائے۔

پولینڈ کا خاتمہ ہو گیا

— لنڈن ۱۸ ستمبر۔ مشرقی محاذ کے بارے میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ کا اب قریباً قریباً خاتمہ ہو گیا ہے۔ ایک طرف جرمنی اور دوسری جانب روسی فوجوں نے تمام پولینڈ کو روند ڈالا ہے۔ پولش حکومت رومانیہ میں داخل ہو چکی ہے۔ اور اہل پولینڈ ہزاروں کی تعداد میں رومانیہ اور لٹویا میں داخل ہو رہے ہیں۔

وادیٔ سار پر فرانسیسی قبضہ

فرانسیسی فوج اس وقت ساری وادی سار پر قابض ہے۔ ماہرین اب جرمنی کے آئندہ طریق کار کے متعلق اندازے لگا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بلجیم کے راستے فرانس پر حملہ آور ہو جائے۔ بلجیم کے نزدیکی جرمن دیہات خالی کرانے کا غالباً یہی مقصد ہے۔

جرمنی کا نقصان

ماہرین جنگ کا بیان ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں جرمنی کی وہ طاقت نہیں۔ جو جنگ عظیم میں تھی۔ اور پولینڈ کی لڑائی میں اسے کافی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ اس جنگ میں جرمن حکومت کم از کم ۲۸۰ ہوائی جہازوں اور ایک ہزار ماہر ہوا بازوں کی خدمات سے محروم ہو گئی ہے۔

امریکہ کو جاپانی اخبار کی دھمکی

— ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ جاپان کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اگر حکومت امریکہ نے جاپان کے متعلق اپنے رویہ میں ترمیم نہ کی۔ تو بحرالکاہل ایک میدان جنگ میں تبدیل ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اشیاء کی برآمد پر پابندی عاید کر کے اور سونا خریدنا بند کر کے جاپان کے خلاف اقتصادی دباؤ ڈالنے کی تجویز کر رہا ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں۔ کہ بحرالکاہل میں جاپان کے پاس زبردست جنگی بیڑہ ہے۔

مغربی محاذ کے لئے جرمنی کی تیاریاں

— پیرس ۲۰ ستمبر۔ فوجی مبصرین جنگ کا خیال ہے۔ کہ چونکہ جرمنی کسی طویل جنگ کے لڑنے کے قابل نہیں۔ اس لئے وہ کوشش کرے گا۔ کہ مغربی محاذ پر بھی پولینڈ کی طرح جنگ جلدی ختم ہو جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے ہٹلر تین ہزار ہوائی جہاز اتحادیوں کے مقابلے میں بھیج رہا ہے۔

جرمنی حملے کا خدشہ

— پیرس ۲۰ ستمبر۔ ہالینڈ اور بلجیم میں افواہیں گرم ہیں۔ کہ سرحد کے ساتھ ساتھ جرمنی جنگلوں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اور ڈر ہے۔ کہ کہیں جرمنی ہالینڈ اور بلجیم پر حملہ نہ کر دے۔

جنگ کی خوفناک تیاریاں

— پیرس ۲۲ ستمبر۔ جرمن طیاروں کی بیشتر تعداد مشرقی محاذ سے مغربی محاذ پر آ چکی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمن کمانڈران چیف بھی پرسوں سے آیا ہؤا ہے۔ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ طرفین کسی تصادم سے پہلے جنگی حالات کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں اور درپردہ وسیع مگر خوفناک تیاریاں کر رہے ہیں۔

پولینڈ میں روس و جرمنی کا حصہ

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ پولینڈ کی تقسیم کے متعلق جرمنوں اور روسیوں میں جو عارضی معاہدہ ہؤا ہے۔ اس کے مطابق نصف سے زیادہ پولینڈ روس کے حصے میں آتا ہے۔ گویا روسیوں کو توقعات سے بہت زیادہ علاقہ مل گیا ہے۔

مسولینی کی تجویز صلح اور اتحادی

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے جنگ کے متعلق جو تقریر کی ہے۔ وہ شائع ہو چکی ہے۔ اسکی طرف سے صلح کی تجویز کی گئی ہے۔ پیرس سے ۲۴ ستمبر کو اس کے جواب میں ایک نیم سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ قیام امن کے لئے مسولینی کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ لیکن پولینڈ پر جرمنی کے حملہ نے بین الاقوامی صورت حالات کو بالکل بدل دیا ہے۔ اتحادی اپنے رویہ کا غیر مبہم الفاظ میں کئی بار اظہار کر چکے ہیں۔ اور جب تک نازی ازم کی لعنت کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ اس پر برابر قائم رہیں گے۔ اور پولینڈ کے ساتھ انہوں نے جو وعدے کر رکھے ہیں۔ ان پر مضبوطی سے قائم رہیں گے۔ پیرس کے اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ ہمیں مسولینی کی اس تقریر کے حقیقی مفہوم کا اچھی طرح علم ہے۔ وہ امن و صلح کے پردہ میں پولینڈ پر جرمنی کے قبضہ کو تسلیم کرانا چاہتا ہے۔ مگر یاد رکھے۔ کہ اسکی یہ خواہش کبھی پوری نہ ہو سکے گی۔ باقی رہا مسولینی کا بار بار غیر جانبداری کا اعلان کرنا۔ سو ہم جانتے ہیں۔ کہ اسکی یہ غیر جانبداری اس کے اپنے نیز جرمنی کے مفاد کے لئے ہے۔ جرمنی چاہتا ہی یہ ہے۔ کہ اٹلی غیر جانبدار رہے۔ تا یہ جنگ محدود سمجھی جائے۔ مسولینی جو کچھ کر رہا ہے۔ ہٹلر کے اشارہ پر کر رہا ہے۔ اور ہم اس کے دھوکہ میں نہیں آسکتے۔

لنڈن سے ۲۴ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ مسولینی کی اس تقریر پر برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں بہت کچھ دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اب کہ پانی سر سے گزر چکا ہے۔ صلح کی تجاویز بے معنی ہیں۔ اتحادی اب صلح کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ دونوں ممالک کے وزیر اعظم صاف طور پر کہہ چکے ہیں۔ کہ اب جنگ ہٹلر ازم کے خاتمہ کے ساتھ ہی ختم ہو سکتی ہے۔

—— ۲۴ ستمبر حکومت برطانیہ نے جرمن آبدوزوں کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس میں بہت کامیابی ہو رہی ہے۔ اس وقت تک ۱۲ آبدوز ڈبوئے جا چکے ہیں۔ جو کل آبدوزوں کا پانچواں حصہ ہے۔ اگر ان کی تباہی کی یہی رفتار رہی۔ تو تمام کے تمام چھ ماہ میں ختم ہو جائینگے۔ ایک آبدوز میں چالیس ملازم ہوتے ہیں۔ اور کم از کم بیس لاکھ پونڈ ایک پر خرچ آتے ہیں۔

—— جرمنی کی ان خبروں سے جو برسیلز میں آئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی میں فرانس اور رائل ایر فورس کے طیاروں کے حملوں کا شدید خطرہ ہے۔ چنانچہ پیش بندی کے طور پر سرحدی علاقوں میں خاص طور پر روشنی بجھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ایک اور اطلاع ہے۔ کہ کئی اشخاص کو اس جرم میں سزائیں دی گئیں۔ کہ انہوں نے اندھیرا کرنے کے متعلق سرکاری احکام کی تعمیل نہیں کی۔

—— پیرس ۲۴ ستمبر۔ جرمن افواج سار بروکن کے علاقہ پر فرانسیسی افواج کے دباؤ کو ہٹانے کے لئے زبردست کوششیں کر رہی ہیں۔ لیکن ان کو ان کوششوں میں ناکامی ہوئی ہے۔ جرمن افواج کے حملوں کو جو مختلف جگہ ہو رہے ہیں۔ فرانسیسی افواج پسپا کر رہی ہیں۔ اور یہ خیال عام ہے۔ کہ جرمن کمانڈر انچیف کے آنے کے باوجود جرمن افواج بے دم سی ہو رہی ہیں۔

—— لنڈن ۲۴ ستمبر۔ وارسا کے ڈیفنس کمانڈر کا اعلان ہے۔ کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے وارسا پر ایسے سخت حملے ہو رہے ہیں کہ آغاز جنگ سے اس وقت تک نہیں ہوئے تھے۔ بڑی بڑی جرمن توپیں گولوں کی بارش کر رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے ہزاروں شہری لقمۂ اجل ہو گئے۔ لیکن شہریوں اور فوجیوں کی ہمت میں ذرا فرق نہیں آیا۔ بہت سے لوگ گر جا گھر جاتے ہوئے راہ میں مارے گئے۔ تین ہسپتال تباہ ہو گئے۔ موڈلین کے قریب بھی سخت لڑائی جاری ہے۔ آج جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن جہازوں نے جزیرہ نمائے ہیلا پر شدید گولہ باری کی۔ جہاں ابھی تک پولش سپاہی مقابلہ کر رہے ہیں۔

مشرقی محاذ کی اطلاع ہے۔ کہ پولش افواج برابر جرمنوں کی مزاحمت کر رہی ہیں۔ پوزن کی پولش افواج جرمن حلقوں کو توڑ کر وارسا میں داخل ہو چکی ہیں۔

وارسا ڈیفنس آرمی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن جہاز شہر اور خصوصاً براگا کے مضافات کو بمباری سے تباہ کر رہے ہیں۔

کل جرمنوں نے دو دفعہ شہر پر بم گرائے۔ لیکن پولش افواج نے طیارہ شکن توپوں سے دس جہاز گرا لئے۔

—— لنڈن ۲۳ ستمبر۔ روسیوں نے پولینڈ میں بنکوں اور تجارتی فرموں کی ضبطی کا کام شروع کر دیا ہے۔ انتظام کے لئے بالشویک افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ جاگیر داروں کو گرفتار اور ان کی جائیدادوں کو ضبط کیا جا رہا ہے

—— ملتان ۲۳ ستمبر۔ احرار نے یہاں ایک جلسہ منعقد کیا۔ مگر پولیس نے مقرر کو تقریر کے بغیر ہی گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد دوسرے نے تقریر شروع ہی کی تھی۔ کہ اسے بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد تیسرے نے تقریر کرنی چاہی۔ اور اسے بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ان تینوں کی گرفتاریوں کے بعد ہجوم بہت بڑھ گیا۔ اس پر پولیس نے جلسہ منتشر کر دیا۔ ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت اس وقت تک چھ احرار کارکن گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

—— لنڈن ۲۳ ستمبر۔ حکومت رومانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ رومانیہ سے آئرن گارڈ کا جو ایک نازی جماعت ہے۔ خاتمہ کر کے دم لے گی۔ چنانچہ اس وقت تک ۲۹۲ اشخاص کو پھانسی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ باقی ممبروں کی فہرستیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔

—— لنڈن ۲۳ ستمبر۔ فرانس کے ایک اخبار نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ جرمنی کو روس سے تعاون بہت مہنگا پڑا ہے۔ اس کے لئے اسے روسیوں کو زبردست قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ بلکہ اس خطرہ کا احساس بھی انہیں پریشان کر رہا ہے۔ کہ پولینڈ میں بالشوزم کی تبلیغ ان کے لئے خطرناک ثابت ہو گی۔

—— پیرس ۲۳ ستمبر۔ باسل سے آمدہ رپورٹ سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ جرمنی کی سیگفریڈ لائن میں ۲۵ فی صدی فوجی بیمار ہو گئے ہیں۔ بہت سے خراب حالات کے باعث درد ریح کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ نیز خوراک کی خرابی کی وجہ سے بہت سے سپاہی پیٹ کی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔

—— جرمن آزاد پارٹی نے اپنے ریڈیو سٹیشن سے مغربی محاذ پر محو پیکار ایک سپاہی کا خط پڑھ کر سنایا۔ کہ جرمن افواج کا جوش و خروش بالکل ختم ہو رہا ہے۔ سٹیشن سے جرمنوں کے نام یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ کہ اگر تم سپاہی ہو۔ تو جنگ مت کرو۔ اگر مزدور ہو۔ تو کام خراب کرو۔ ہٹلر کے ظلموں کا شکار ہونے والے لوگوں کی امداد کرو۔ جرمن فریڈم سٹیشن کے تمام جرمنی میں ایجنٹ ہیں۔ ان کے ذریعہ اس تحریک کی امداد کرو۔

—— پیرس ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہؤا ہے۔ فرانسیسی افواج سار بروکن کے نواح تک پہنچ گئی ہیں۔ یہ مقام سیگفریڈ لائن کا ایک نہایت مضبوط حصہ ہے۔ اور یہاں زبردست قلعہ بندی کی گئی ہے۔

—— لنڈن ۲۳ ستمبر۔ ریگا سے آمدہ ایک تار سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ پولش افواج سے وابستہ فرانسیسی ملٹری مشن کا اندازہ ہے۔ کہ اس وقت تک پولوں نے جرمنی کے ایک ہزار ہوائی جہاز گرا لئے ہیں۔ ۶۰۰ کے قریب تو گولی سے گرائے گئے۔ اور باقیوں کو پولش ہوائی جہازوں نے زبردستی نیچے اترنے پر مجبور کر دیا۔

—— سٹاک ہالم ۲۳ ستمبر۔ جرمن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت رومانیہ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ پولینڈ کے پریذیڈنٹ ایم موسسکی کو نظر بند کر دیا جائے۔

—— لنڈن ۲۳ ستمبر۔ ہٹلر نے ڈینزگ کی تقریر میں یہ دھمکی دی تھی۔ کہ جرمنی کے پاس ایک خفیہ ہتھیار ہے۔ برطانوی ماہرین جنگ نے اسے محض دھمکی سمجھا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ دنیا میں تھوڑے سے خفیہ ہتھیار رہیں۔ اگر جرمنی کے پاس کوئی خفیہ ہتھیار ہے۔ تو اس سے بچاؤ کا طریقہ ہمیں بھی معلوم ہو چکا ہے۔

—— لنڈن ۲۳ ستمبر۔ ہالینڈ میں جرمنی کے حملہ کو روکنے کے لئے پوری تیاریاں ہو رہی ہیں اور اس امر کا انتظام ہو رہا ہے۔ کہ اگر جرمنی نے ہالینڈ پر حملہ کیا۔ تو جرمنی کو سیلاب سے تباہ کر دیا جائیگا۔ مشرقی نیدرلینڈ میں دیہات کو خالی کیا جا رہا ہے۔ جرمنی کی سرحد کے نزدیک خاص حفاظتی انتظامات ہو رہے ہیں۔ مشرقی سرحد پر ناکہ بندی کی جا رہی ہے۔ ہیڈ کوارٹر کو جرمنی کے علاقہ کے سامنے سے ہٹا لیا گیا ہے۔

—— فرانسیسی افواج نے جن علاقوں پر گذشتہ چند دن میں قبضہ کیا ہے۔ ان پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ فرانس کے فوجی حکام نے یہ مصلحت پیش نظر رکھی ہے۔ کہ تمام مفتوحہ علاقہ پر اپنا قبضہ مضبوطی سے قائم کرنے کے بعد ہی پیش قدمی کی جائے۔

ایک کمیونک جاری ہؤا ہے۔ کہ جرمنوں نے پسرل کے علاقہ میں گولہ باری کی۔ فرانس نے پچھلے دنوں اس علاقہ میں ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس پر جرمن توپخانہ کی طرف سے گولہ باری کی گئی لیکن فرانسیسی توپخانہ نے ان کے حملوں کو ناکام بنا دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

—— لکھنؤ۔ علامہ مشرقی کے خلاف یو۔ پی میں داخل ہو کر حکومت کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور ان کو ایک ماہ قید محض اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید دو ہفتے قید کی سزا دی جائیگی۔

علامہ مشرقی کے ساتھ ان کے چھ ہمراہیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں سے پانچ کو دس دس روپے جرمانہ یا بصورت دیگر عدالت برخاست ہونے تک قید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ چھٹے ملزم راجہ سرفراز خاں کو چھوڑ دیا گیا۔

خاکساروں کا ڈکٹیٹر علامہ مشرقی و حکومت یو۔ پی

حکومت یو۔ پی اور خاکساروں کے مابین جو نزاع ہے۔ اس کے متعلق لکھنؤ سے ۲۴ ستمبر کو حکومت یو۔ پی نے ایک مفصل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ یہ تحریک یو۔ پی میں ایک سال سے جاری ہے۔ حکومت اسے پر امن سمجھتی تھی۔ لیکن شیعہ سنی جھگڑے کے سلسلہ میں ان کی طرف سے نہایت غیر ذمہ دارانہ حرکات شروع ہوئیں۔ اس کے بانی نے ۱۲ جون کے "الاصلاح" میں لکھا۔ کہ اس میں حصہ لینے والے شیعہ سنی واجب القتل ہیں۔ اور اگر وہ باز نہ آئے۔ تو دو ہفتہ کے بعد خاکسار لکھنؤ پہنچکر سخت کارروائی کریں گے۔ اس پر یہاں کے شیعہ سنی بھی مقابلہ پر آمادہ ہوئے۔ ۳۰ جون کے "الاصلاح" میں لکھا۔ کہ جانباز لکھنؤ پہنچکر غداران قوم کو فی النار جہنم داخل کر دیں گے۔ پھر ۱۲ جولائی کے پرچہ میں اعلان ہؤا۔ کہ اب صوبہ یو۔ پی میں قیامت ہی قیامت ہوگی۔ ۴ اگست کو مشرقی صاحب نے اعلان کیا۔ کہ اب فیصلہ خون اور آگ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ حکومت کو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ظاہر کر کے مسلمانوں کو مشتعل کیا گیا۔ یو۔ پی کے سالار اکبر کے یہاں پہنچنے پر ۱۰۱ گولوں کی سلامی کا اعلان کیا گیا۔ حکومت نے اسکی ممانعت کر دی۔ اور جس قائد نے حکومت کے حکم کی تعمیل کی۔ اسے سر بازار کوڑے لگوائے گئے۔ یہ گویا حکومت کو کھلا چیلنج تھا۔ پھر مشرقی صاحب نے خود یہاں پہنچ کر سخت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ ایک جلسہ میں مسلمانوں کو بیلچوں سے خوب پیٹا گیا۔ بعض خاکسار ایک اخبار کے دفتر میں داخل ہو گئے۔ اور جب ایڈیٹر وہاں نہ ملا۔ تو اس کے گھر پہنچے۔ وہ تو باہر نہ آیا۔ لیکن انہوں نے بازار میں کھڑے ہو کر اسے فحش گالیاں دیں۔ اور بیلچوں سے مسلمانوں کو بازاروں میں مارتے پھرے۔ مشرقی صاحب نے اعلان کیا۔ کہ ہم یقیناً تشدد کے حامی ہیں پھر حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ خاکساروں پر جو پابندیاں ان واقعات کی وجہ سے عائد کی گئی تھیں۔ ان کو دور کر دیا جائے۔ اخباروں کو حکماً ان کے خلاف لکھنے سے روکا جائے۔ خاکساروں پر مارپیٹ کے مقدمات واپس لئے جائیں۔ وغیرہ وغیرہ مشرقی صاحب نے کہا۔ کہ جب تک یہ مطالبات منظور نہ ہوں۔ ہم واپس نہیں جائیں گے۔ اور جو جی چاہے گا کریں گے۔ آخر مجبوراً مشرقی صاحب اور ان کے بعض ساتھیوں کو گرفتار کیا گیا۔ بعض خاکساروں نے کہا۔ کہ ہم کو کرایہ دیا جائے۔ تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ حکومت نے ان کو ٹکٹ لے دیئے لیکن گاڑی میں بیٹھنے کے بعد وہ سب کے سب پھر اتر گئے۔ اور پولیس کو پریشان کرنے لگے۔ گرفتاری سے اگلے روز مشرقی صاحب نے تحریری وعدہ کیا۔ کہ رہائی کے بعد فوراً یہاں سے چلے جائیں گے۔ اور ایک سال تک نہ وہ خود آئیں گے۔ اور نہ خاکسار اور یو۔ پی کے خاکسار بھی اس جھگڑے میں حصہ نہ لیں گے۔ اس پر انہیں رہا کر کے گاڑی پر سوار کرایا گیا۔ لیکن وہ ملیح آباد کے قریب گاڑی کی زنجیر کھینچ کر اتر گئے۔ اور پھر لکھنؤ آنے والی ٹرین میں بیٹھ گئے۔ لیکن جب معلوم ہؤا۔ کہ وہاں پولیس متعین ہے۔ تو پھر اس گاڑی سے بھی اتر کر دہلی چلے گئے۔ یہ معاہدہ کرنے کی وجہ سے چونکہ خود ان کے ساتھیوں میں ان کے خلاف نفرت پھیل گئی اس لئے وہ ۱۵ ستمبر کو پھر لکھنؤ پہنچے۔ اور حکومت نے گرفتار کر کے مقدمہ چلایا۔ اور وہ سزایاب ہو گئے۔ حکومت نے جو کچھ کیا۔ مجبوراً کیا۔

—— نئی دہلی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے جنگ کے بارے میں مسلمانانِ ہند کے نقطہ نظر پر بحث کر کے ایک قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی ہے۔ قرارداد میں اس امر کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ وائسرائے نے مسٹر جناح کو ملاقات کی دعوت دیکر انہیں تمام حالات سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد جرمنی کے جارحانہ اقدام کی سخت مذمت کرتے ہوئے پولینڈ۔ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اس کے بعد قرارداد میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اگر برطانیہ جنگ میں مسلمانوں کی تائید و امداد چاہتی ہے۔ تو اسے مسلمانانِ ہند کے تمام مطالبات پورے کر دینے چاہئیں۔ اور آئینی ترقی کا اعلان مسلم لیگ کی مرضی اور منظوری کے بغیر نہ کیا جائے۔ اور کوئی آئین مسلم لیگ کی مرضی اور مشورہ کے بغیر تیار و نافذ نہ ہو۔ اور بہتر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ فیڈریشن کی مجوزہ سکیم کو بالکل ترک کر دے۔

علاوہ ازیں اس قرارداد میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ ارکان کمیٹی کے خیال میں حکومت برطانیہ مسلمانوں کی پوری امداد حاصل نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ وہ کانگرسی صوبوں کے مسلمانوں سے ٹھیک اور منصفانہ برتاؤ نہیں کرائیگی۔

اس قرارداد میں حکومت برطانیہ اور وائسرائے پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ کانگرسی صوبوں کے گورنروں کو ہدایت کریں۔ کہ ان صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جائے۔ اگر مسلمانوں کے سیاسی اقتصادی۔ مجلسی اور ثقافتی حقوق و مفاد میں مداخلت کی جائے۔ تو گورنر اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیتے ہوئے حالات کی اصلاح کریں۔

جنگ اور ہندوستان

لنڈن یں ۱۸ ستمبر کو لارڈ ہیلی نے مندرجہ صدر عنوان سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گزشتہ جنگ میں ہندوستان نے ۱۲ لاکھ پچاس ہزار فوجی دیئے تھے۔ ۲۵ لاکھ ٹن وزن کی اشیاء ضروری مہیا کی تھیں۔ اور ۱۶ کروڑ پونڈ کی رقم جنگی اخراجات کے لئے پیش کی تھی۔ اس جنگ کے نتیجہ میں ہندوستان کو بھی بہت سے فوائد حاصل ہوئے۔ اس کی وجہ سے اس ملک میں سیاسی بیداری اور اپنے مفاد کے تحفظ کا احساس پیدا ہؤا۔ اسی کے نتیجہ میں اس ملک کے آئین میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں اور ہندوستانیوں کو ذمہ وار نمائندگی حاصل ہوئی۔ جرمنی کو اس دھوکا میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ انڈین کانگرس اس کے خیالات کی مؤید ہے۔ بلکہ وہ تو حکومت برطانیہ کو اس وجہ سے مطعون کرتی رہی ہے۔ کہ وہ میونخ اور سپین میں نازیت کے سامنے کیوں جھکی۔ گاندھی جی نے برطانوی اقدام کی تائید کی ہے۔ اور غیر مشروط امداد پر زور دے رہے ہیں۔ کانگرس نے غیر مشروط امداد دینے میں جو تامل کیا ہے۔ وہ بہت جلد دور ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اگر برطانیہ کی پوزیشن کمزور ہوئی۔ تو ہندوستان اور دوسرے ممالک کے سیاسی نشو و ارتقاء کا سلسلہ رک جائے گا۔ اختتام تقریر پر آپ نے کہا۔ کہ جنگ میں کامیابی کے بعد ہندوستان کو جو حصہ ملے گا۔ وہ کم نہ ہوگا۔ مگر کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کس حد تک ہوگا۔

—— برلن ۲۵ ستمبر۔ حکومت جرمنی کے ایک اعلان میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کے ایک تباہ کن جہاز نے ایک جرمن آبدوز کو غرق کر دیا ہے۔ جس نے ایک برطانوی آبدوز پر حملہ کیا تھا۔ مگر برطانوی تباہ کن جہاز نے اس پر فائر کر کے اسے ڈبو دیا۔

—— جرمن عساکر بلجیم کے راستے فرانس پر ہلہ بولنے کی فکر میں ہیں۔ ہر فان ربن ٹراپ اور ان کے رفقاء کا خیال ہے۔ کہ گذشتہ جنگ کی طرح اب کی مرتبہ بھی بلجیم کے راستے فرانس پر حملہ کیا جائے۔ مگر گوئرنگ اور اس کے ساتھی بلجیم کی غیر جانبداری پر ہاتھ ڈالنے کے خلاف ہیں۔

معلوم ہؤا ہے۔ کہ جرمنی کو اب تین طرف سے اپنی حفاظت کرنی پڑے گی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر لڑنے والی فوجیں بہت تھوڑی تعداد میں مغربی محاذ پر طلب کی گئی ہیں۔

—— جرمن افواج نے تین اطراف سے فرانس کی سرحد پر ہلہ بول دیا ہے۔ ایک تو وہ ساربروکن کے گرد و نواح کی پہاڑیاں فرانسیسیوں سے واپس لینا چاہتے ہیں۔ دوسرے دریائے لوئر کے ساتھ ساتھ حملے کر رہے ہیں۔ اور تیسرے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ سیگفریڈ لائن پر فرانسیسی فوجوں کا دباؤ نہ پڑ سکے۔ لیکن اس وقت تک ان کو تینوں محاذوں پر فرانسیسی توپ خانہ نے ناکام کر دیا ہے۔

—— پیرس ۲۴ ستمبر۔ حکومت فرانس کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے شدت کی جنگ جاری ہے۔ کل رات جرمن توپخانہ نے سار اور لکسمبرگ کے درمیان زبردست گولہ باری کی۔ اور کئی جگہ حملے کئے۔ مگر فرانسیسی افواج نے ان کو پسپا کر دیا۔ لکسمبرگ ساربروکن سے چالیس میل کے فاصلہ پر فرانس کی سرحد پر واقع ہے۔

—— لنڈن ۲۵ ستمبر۔ پولینڈ کی اطلاع ہے۔ کہ وارسا میں مدافعت بدستور ہے۔ دریائے وسچولا کے کنارے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندہ (چندہ عام وحصہ آمد) کی فرضیّت
اور
اس سے تغافل کرنیوالوں کے لئے انذار

یہ امر کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ چندہ عام وحصہ آمد لازمی وضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے۔ اور اسکی باقاعدگی کے لئے حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی۔ کہ :۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کریگا۔ اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائیگا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپروا جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۰)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا اس قدر سخت انذار ہے۔ کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک ہو۔ ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔ ظاہرا طور پر اگر کوئی جماعت سے خارج نہ بھی ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ کے دفتر میں اس کوتاہی کی پاداش میں اگر کسی کا سلسلہ بیعت سے نام کٹ جائے تو یہ امر سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔ العیاذ باللہ۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں جماعت کو تقوی اللہ اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :۔ کہ

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹالدیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا۔ کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔" پس حضور کے اس ارشاد سے بھی ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ مال کی محبت کی وجہ سے مالی قربانی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد بھلا دیتے ہیں ان کو وہ مال و دولت جسکی خاطر اس عہد کو پس پشت ڈالدیا جاتا ہے۔ نجات یا مخلصی نہ دلا سکے گا۔ بلکہ یہی مال عذاب کا ذریعہ بن جاویگا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ اس وقت جماعت کے سامنے مستقل چندوں کے علاوہ دیگر طوعی چندے مثل تحریک جدید و خلافت جوبلی فنڈ وغیرہ کے بھی ہیں۔ لیکن گو یہ طوعی چندے خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں کے جاذب بن سکتے ہیں۔ لیکن کسی کو اس غلط فہمی میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کہ ان (طوعی) چندوں کے ادا کرنے سے لازمی اور مستقل چندوں سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ یا لازمی چندوں کے یہ چندے بدل قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ لازمی چندوں کو وہی فرضیت حاصل ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہے۔ پس ان لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ لازمی چندوں کی فرضیت کے متعلق خود حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی تحریک جدید کے چندے کی تحریک کے ابتدا میں اور پھر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقع پر بھی بالوضاحت فرمادیا ہؤا ہے۔ کہ

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور اگر ہم ہر ولعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے۔"

پھر اسی تقریر میں فرمایا :۔ کہ **"تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا۔ جو اپنے (فریضہ چندے کے) بقائے ادا کر دیں گے۔ اور مستقل چندے بھی پوری طرح دیں گے۔"** الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو لازمی چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کو آگاہ کیا ہے۔ اور اس چندہ کی اہمیت کو اچھی طرح واضح فرمادیا ہؤا ہے۔ احباب اور عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری تندہی اور کوشش سے عملدرآمد کرتے اور کراتے رہیں۔ اگر ان چندوں کی فرضیت سے جماعت کے ان تمام افراد کو کھول کر آگاہ کر دیا جائے۔ جو سلسلہ میں نئے داخل ہوتے ہیں۔ یا جو طوعی مالی قربانیوں کی وجہ سے لازمی چندوں کی اہمیت کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی ادائیگی میں سستی اختیار کر لیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ لوگ بھی اس میں باقاعدگی اختیار نہ کر لیں۔ جس کے باعث جماعتوں کے بجٹ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ پس احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ لازمی چندوں کی اہمیت سے جماعت کو کما حقہٗ واقف کراتے رہیں۔ اور پھر اسکی وصولی کے لئے اپنی سرگرم کوشش جاری رکھیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو۔

وصیّتیں

ع ۵۴۴۷ ۔ میں غلام نبی ولد چودھری امام بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۳۳ء ساکن چک $\frac{۳۰}{۱۱\text{-ایل}}$ احمدیانوالہ ڈاکخانہ چک $\frac{۳۱}{۱۱\text{-ایل}}$ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ لیکن میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے۔ جس سے مجھے اندازاً سالانہ مبلغ ساٹھ روپیہ آمد ہے۔ میں اپنی اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ وباللہ التوفیق۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی ہے۔ کہ سند رہے۔

العبد :۔ غلام نبی ولد چودھری امام بخش صاحب ساکن چک $\frac{۳۰}{۱۱\text{-ایل}}$ ڈاکخانہ چک $\frac{۳۱}{۱۱\text{-ایل}}$ تحصیل وضلع منٹگمری بقلم خود گواہ شد :۔ خلیفہ سراج الدین آبادکار چک $\frac{۱۶۹}{۱۰\text{-آر}}$ تحصیل خانیوال ضلع ملتان۔ بقلم خود۔ گواہ شد :۔ چودھری نصیر احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان بقلم خود۔

ع ۵۴۴۸ ۔ میں محمد سیف الرحمٰن ولد حاجی دوست محمد خاں قوم اعوان پیشہ وقف زندگی عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۱۹۳۶ء ساکن قادیان سابق سکونت کھونگہ ڈاکخانہ سوڈھی جے والی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ اگست ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں نے اپنی زندگی تحریک جدید کے ماتحت وقف کی ہوئی ہے۔ اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے مجھے مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار الاؤنس گذارہ کے لئے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی آمدن نہیں۔ میں اپنی مذکورہ بالا آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمدن کی کمی بیشی پر چندہ وصیت میں بھی کمی بیشی ہوتی رہے گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم میں اپنی جائیداد کے حصۂ وصیت میں سے اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ وہ رقم منہا سمجھی جائے گی۔ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۹ء

العبد :۔ محمد سیف الرحمٰن ولد حاجی دوست محمد خاں گواہ شد :۔ فخر الدین مولوی فاضل قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد :۔ سید محمد اسحاق ناظر ضیافت۔

ع ۵۴۵۳ ۔ میں عطاء اللہ خاں ولد رسالدار خداداد خاں مرحوم قوم بلوچ پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک $\frac{۶۳}{\text{ای-بی}}$ ڈاکخانہ عارف والا ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اگست ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میری اس وقت کل جائیداد غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے۔ اس میں سے قادیان کی جائیداد جدی ہے۔ اور آپس میں تقسیم ہو چکی ہے۔ اور اسکی نقل نظارت امور عامہ میں موجود ہے۔

(۱) قادیان زمین ۱۰ کنال چودہ مرلہ در -/-/350 فی کنال -/-/3745 روپے۔ مکان واقعہ محلہ دارالفضل ایک کنال شکستہ حالت میں -/-/1500 روپے

(۲) عارف والا ساز و سامان جو گھر میں موجود ہے -/-/40 –

مندرجہ بالا رقم مبلغ -/-/5285 روپیہ اور سالانہ آمدنی -/-/325 کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کا حصہ ہر فصل کے موقعہ پر ادا کرتا رہوں گا۔ اور جائیداد کی قیمت میں سے جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ منہا کر دی جائے گی۔ اور بقایا میری وفات کے بعد میرے ورثاء سے میری جائیداد میں سے وصول کر لیا جائے۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک اور حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد :۔ عطاء اللہ خاں بی۔ اے بقلم خود چک $\frac{۶۳}{\text{ای-بی}}$ ڈاکخانہ عارف والا ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :۔ مرزا عبد الرؤف دارالفضل میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد :۔